موت کے بعد کیا ہوگا

مشہور کتاب PEACE WITH GOD سے دو منتخب مضامین

BILLY GRAHAM بلی گراہم

موت کے بعد کیا ہوگا؟

از

بلی گراہم

ترجمہ

بشپ سموئیل ڈی چند

ناشر: ایم۔ آئی۔ کے ۳۶۔ فیروز پور روڈ
لاہور۔

بار ________ گیارہ

تعداد ________ پانچ سو

قیمت ________ ۱۵ روپے

سنہ ۲۰۰۴ء

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

Copyright © 1953 by Billy Graham

Chapters 6, 7, and 8 from PEACE WITH GOD
by Billy Graham

Translated and published in Urdu
by permission of
Doubleday & Company, Inc.
New York

مینیجر ایم۔ آئی۔ کے ۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور نے مکتبہ جدید پریس، لاہور سے
چھپوا کر شائع کیا۔

باب اول

موت کے بعد کیا ہو گا؟

" مجھ میں اور موت میں صرف ایک ہی قدم کا فاصلہ ہے " (بائبل مقدس، ۱۔ سموئیل ۲۰ : ۳)۔

کہتے ہیں کہ ساری زندگی محض موت کی تیاری ہے۔ زبور نویس نے کہا " وہ کونسا آدمی ہے جو جیتا ہی رہے گا اور موت کو نہ دیکھے گا ؟ " (زبور ۸۹ : ۴۸)۔

ہمارا زمانہ آزاد خیالی کا دور تصور کیا جاتا ہے۔ ہم نے اپنے علم، سائنس، دریافتوں، ایجادات، فلسفے اور مادی سوچ سے دنیا اور اس کو چلانے والے قوانین کو تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے دولت، شہرت اور انسانی حکمت کے بتوں کو تخت نشین کرنے کی سر توڑ کوشش کی ہے۔ لیکن ہم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں، انجام ہمیشہ وہی ہے کہ " آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا . . . مقرر ہے" (انجیل مقدس، عبرانیوں ۹ : ۲۷)۔

اس زندگی میں ہم موت کو ہر طرف دیکھتے ہیں۔ ایمبولینس کے سائرن کی آواز، قبرستان جن کے پاس سے ہمارا اکثر گزر ہوتا ہے اور ٹریفک میں سے گزرتا ہوا جنازہ، یہ سب ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ موت ہمیں کسی لمحے بھی بلا سکتی ہے۔ کوئی بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ وہ لمحہ کب ہو گا۔ لیکن یہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ کسی وقت بھی آ سکتا ہے۔

کسی نے کہا ہے : " زندگی کے بارے میں واحد یقینی بات موت ہے "۔ کسی اور نے کہا :"آج کل انسان سوائے موت کے ہر ایک چیز سے بچ سکتا ہے"۔ موت اور مرنے کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے --- یعنی ان لوگوں نے

کتابیں لکھی ہیں جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ موت کے تجربے میں سے گزرے ہیں اور وہ اس کے بارے میں بتانے کے لئے واپس آئے ہیں۔

درحقیقت تمام بنی نوع انسان پر سزائے موت کا فیصلہ صادر ہو چکا ہے۔ بڑا مسئلہ یہ نہیں کہ ہم کب اور کیسے مریں گے' بلکہ یہ کہ مرنے کے بعد ہم کہاں جائیں گے۔

ہر سال پانچ لاکھ سے زائد امریکیوں کو کار میں بیٹھتے ہوئے یہ خیال نہیں آتا کہ یہ ان کا آخری سفر ہو گا۔ ۱۹۸۰ء میں پانچ لاکھ بتیس ہزار امریکی موٹر گاڑیوں کے حادثات میں ہلاک ہو گئے۔ ترقی یافتہ حفاظتی اقدامات کے باوجود ۴'۶۹'۰۰۰ لوگ اپنے گھروں میں حادثات کے باعث مر گئے' جبکہ ان کے ذہنوں میں موت کا خواب و خیال بھی نہ تھا۔

موت انسان کو بڑی بے رحمی سے دبوچ لیتی ہے۔ گو طبی سائنس اور حفاظتی اقدامات موت کے خلاف مسلسل نبرد آزما ہیں' لیکن موت ہمیشہ فاتح رہی ہے۔

اگرچہ اس طویل سائنسی جنگ کے باعث زندگی میں چند سالوں کا اضافہ ہو گیا ہے' تاہم زندگی کی شاہراہ کے اختتام پر اب بھی موت کھڑی ہے۔ انسان کی زندگی کا اوسطاً دورانیہ ۷۰ برس یا آخر ۸۰ برس سے زیادہ نہیں بڑھا۔

لاتعداد لوگ جوانی کے ایام میں ہی دل کی بیماریوں سے انتقال کر جاتے ہیں۔ سرطان کی بیماری کی وجہ سے ہزاروں لوگ درد سے کراہتے ہیں۔ خون کی بیماریوں کے باعث لوگ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں' حالانکہ طبی سائنس کی ترقی کے باعث کافی حد تک ان کی تعداد کم ہو گئی ہے۔ جنسی بیماریاں اور ایڈز آج کے خاص مرض ہیں۔ یہ بیماریاں تمام دنیا میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ خواہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ہمارا سروے کتنا ہی پُرامید کیوں نہ ہو' خواہ ۱۹۰۰ء سے زندگی کا دورانیہ کتنا ہی بڑھ چکا ہو' خواہ قتل' خودکشی' یا پُرتشدد موت کی دیگر کئی صورتیں ہوں' موت کی ناگزیر حقیقت لاتبدیل رہتی ہے۔ اب بھی اس زمین پر ہمارا آخری تجربہ یہی ہوتا ہے۔

ایک طویل جنگ

جونہی بچہ پیدا ہوتا ہے، موت کا عمل اور اس کے خلاف جنگ کا آغاز ہو جاتا ہے۔ ماں اپنے بچے کی زندگی کی حفاظت کے لئے کئی سال صرف کرتی ہے۔ وہ خوراک، ماحول، طبی معائنے اور حفاظتی ٹیکوں کا خیال رکھتی ہے۔ لیکن اس کی پُر محبت نگہداشت کے باوجود بچے نے پہلے سے مرنا شروع کر دیا ہے۔

کئی سالوں بعد کمزوری کی واضح علامات شروع ہو جائیں گی۔ دنداں ساز ہمارے دانتوں کی خرابی کا معائنہ کرے گا۔ نظر کی کمزوری کے لئے ہمیں عینک کی ضرورت ہو گی۔ ہمارے کندھے جھک جائیں گے اور ہمارے قدموں میں سستی اور لڑکھڑاہٹ شروع ہو جائے گی۔ جوں جوں ہماری طاقت ختم ہوتی جائے گی، ہماری ہڈیوں کی قوت کم ہونے لگے گی۔ گو ہم محسوس نہیں کرتے لیکن ہم چلتے چلتے موت کے قریب آ رہے ہیں۔

بیمۂ صحت اور ہسپتال کی سہولت کو بیماری کے علاج کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لائف انشورنس اپنے آخری اخراجات اور اپنے چند ایک خاندانی فرائض کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، لیکن ہم اچانک محسوس کریں گے کہ ہماری ساری زندگی نہ ختم ہونے والی موت سے جنگ کرنے میں صرف ہو گئی۔ ہم دیکھیں گے کہ ہم سب ایک ایسی دوڑ دوڑ رہے ہیں جس میں ہم تھوڑے سے زائد وقت کے لئے امید کر سکتے ہیں، اور جہاں تک ہو سکے اپنے مخالف کا مقابلہ کر لیں، لیکن موت آخرکار جیت جائے گی۔

ہمارا یہ دشمن کس قدر پراسرار ہے --- بالکل زندگی کی طرح پراسرار ہے۔ ہم اپنے اردگرد پودوں، جانوروں اور بنی نوع انسان میں زندگی ہی زندگی دیکھتے ہیں، لیکن ہم اس زندگی کو نہ تو پیدا کر سکتے ہیں اور نہ اس کی تشریح ہی کر سکتے ہیں، بعینہ موت بھی ناقابل تشریح ہے، حالانکہ ہمیں زندگی کی طرح اس کے وجود کا بھی شعور ہے۔ ہم اس کے بارے میں زیادہ بات کرنا اور اس کی اہمیت پر غور و خوض کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ جب زندگی آتی ہے اور ایک بچہ پیدا ہوتا ہے ہم

خوشی مناتے ہیں، لیکن جب زندگی چلی جاتی ہے اور آدمی مرجاتا ہے، تو جہاں تک ممکن ہو ہم بہت جلد اس بات کو بھول جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس وقت (۱۹۹۹ء) تقریباً چھ ارب لوگ اس کرۂ ارض پر موجود ہیں۔ ان میں سے تقریباً سب کے سب ایک سو سال کے اندر اندر مرجائیں گے۔ ان کے بدن بے حس و حرکت ہوں گے۔ لیکن ان کی روح کا کیا انجام ہو گا، جو زندگی کا اہم اور ابدی حصہ ہے؟

لوگ خدا کو کیوں رد کرتے ہیں؟

چند سال قبل امریکہ میں اخبار کا ایک کالم نویس فوت ہو گیا۔ افسوس کرنے والوں نے جنازے کے وقت اس کی ریکارڈ کی ہوئی آواز سنی۔ اس نے کہا: ''میں ملحد ہوں یعنی خدا کو نہیں مانتا اور کئی سالوں سے ملحد ہوں۔ مجھے علم الٰہیات کی حماقتوں سے نفرت ہے۔ پادری لوگ اخلاقی طور پر بزدل ہیں۔ معجزات انسانی تصورات کی پیداوار ہیں۔ اگر چار عام رپورٹروں سے پھانسی کا مشاہدہ کرنے اور رپورٹ دینے میں اتنی غلطیاں ہوتیں جتنی رسولوں سے صلیبی موت کے بیان میں سرزد ہوئیں تو انہیں فوراً برطرف کر دیا جاتا۔

میرے جنازے پر کوئی مذہبی گیت نہ گائے جائیں۔ یہ مکمل طور پر ایک ذی عقل جنازہ ہو گا''۔

اس کے برعکس الفریڈ لارڈ ٹینی سن نے اپنی نظم ''یادوں میں'' موت کا ایک خوبصورت بیان پیش کیا ہے: ''خدا کی انگلی نے اسے چھوا اور وہ سو گیا''۔

جب سیدنا المسیح آئے تو آپ نے موت کو نئے معانی دیئے۔ انسان نے موت کو ہمیشہ ایک دشمن کی نگاہ سے دیکھا، لیکن المسیح نے فرمایا کہ میں نے موت کو شکست دے کر موت کا ڈنک ختم کر دیا ہے۔ آپ نے لوگوں کو حقیقت پسندی کا درس دیا اور تاکید کی کہ وہ موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں۔ پھر کہا کہ جسم کی موت کے بارے میں فکر نہ کرو بلکہ روح کی ابدی موت کے لئے فکرمند ہو۔

یہ کہتے ہوئے مجھے ایک عورت یاد آتی ہے جو قریب الموت تھی۔ مرتے

وقت اس کا خاوند اور بچے اس کے گرد جمع ہو کر گیت گاتے رہے۔ یعنی اسے گیتوں کے ساتھ خدا کی حضوری میں پہنچایا گیا۔ مجھے خدا کے وہ مقدسین بھی یاد آتے ہیں جو سکاٹ لینڈ میں اپنے ایمان کے باعث شہید ہوئے۔ ان دنوں میں انسان کو موت کے گھاٹ اتارنے کے لئے بجلی کی کرسی، گولی سے مار دینا اور موت کی نیند سلا دینے والے ٹیکے نہیں تھے کہ موت کو کم سے کم اذیت ناک بنایا جاسکتا۔ یہ وہ دور تھا جب پھانسی دینے سے قبل مختلف طریقوں سے سخت اذیت دی جاتی تھی۔ اس لئے ہر شخص کے لئے موت ایک خوفناک عمل تھی۔ تاہم ان شہیدوں میں سے ہر ایک مرتے وقت بہت خوش تھا۔

کتاب مقدس میں بتایا گیا ہے کہ موت درحقیقت دو طرح کی ہے : جسمانی موت اور ابدی موت۔ یسوع المسیح نے آگاہ کیا کہ ہم پہلی موت کی نسبت دوسری موت سے خائف ہوں۔ آپ نے دوسری موت کو جہنم کا نام دیا جو کہ خدا سے ابدی جدائی کا نام ہے۔ خدا سے روح کی ابدی اور باشعور علیحدگی کے مقابلے میں بدن کی موت کچھ بھی نہیں ہے۔

مُقدّسوں کی موت

مرتے ہوئے لوگوں کے آخری الفاظ ان حضرات کے لئے جو موت کی حقیقت کو معلوم کرنا چاہتے ہیں، مطالعہ کے لئے بہترین مواد پیش کرتے ہیں :

میتھیو ہنری --- "گناہ تلخ ہے۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ مجھے باطنی سہارا حاصل ہے"۔

مارٹن لوتھر --- "ہمارا خدا وہ خدا ہے جس سے مخلصی ملتی ہے۔ خدا ہی وہ خداوند ہے جس سے ہم موت سے بچ سکتے ہیں"۔

جان ناکس --- "مسیح میں زندگی بسر کرو ۔ مسیح میں زندگی بسر کرو تو جسم کو موت سے ڈرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے"۔

جان ویزلی --- " سب سے بڑی بات یہ ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ الوداع' الوداع"۔

رچرڈ بیکسٹر --- " مجھے درد ہو رہا ہے لیکن مجھے اطمینان ہے۔ مجھے اطمینان ہے"۔

ولیم کیری (ایک مشنری) --- " جب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو ڈاکٹر کیری کے بارے میں کم اور ڈاکٹر کیری کے نجات دہندہ کے بارے میں زیادہ بات کرنا "۔

اودنی رام جڈسن --- " نہ تو میں اپنے کام سے اور نہ اس دنیا سے ہی اکتایا ہوں' تاہم جب المسیح مجھے گھر جانے کے لئے بلائیں گے تو میں سکول سے چھٹی کے وقت گھر جانے والے لڑکے کی طرح خوشی سے جاؤں گا "۔

وہ مسیحی کتنا مبارک ہے جس نے اپنے گناہوں کا اقرار کر کے ایمان سے مسیح یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لیا ہے۔

جس کالج میں میں پڑھتا تھا' وہاں ڈاکٹر ایلفی جین ویلر انگریزی زبان اور ادب کا مطالعہ کرواتی تھیں۔ ڈاکٹر ویلر اپنی دین داری اور اپنے مضامین پر عبور کی وجہ سے مشہور تھیں۔ ایک دن انہوں نے کالج کے پرنسپل' اپنے رفقائے کار اور سابق طالب علموں کو درج ذیل خط لکھا :

" اگر آپ عبادت کے دوران یہ خط پڑھ دیں تو میں بہت شکرگزار ہوں گی۔ آپ کے موسم گرما کی تعطیلات پر جانے سے پہلے میں اپنے بارے میں ایک بات بتانا چاہتی ہوں جس کا مجھے گزشتہ ہفتے علم ہوا۔ میری کئی ہفتوں کی بیماری کے بارے میں ڈاکٹر نے آخرکار یہ تشخیص بتائی کہ مجھے کینسر کا مرض لاحق ہو چکا ہے اور اس کا اپریشن بھی ناممکن ہے۔ اگر وہ مسیحی ہوتا تو میری اس صورت حال سے اس قدر پریشان نہ ہوتا۔ کیونکہ میں اور آپ جانتے ہیں کہ ہم خدا کی مرضی اور حضوری میں رہتے ہیں' چنانچہ ہم زندگی اور موت کو برابر خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر خداوند چاہتا ہے کہ میں جلدی اس کے پاس جاؤں تو میں خوشی سے جاؤں گی۔ مہربانی کر کے

میرے لئے ایک لمحے کے لئے بھی پریشان نہ ہونا۔ میں آپ کو مایوسی سے نہیں بلکہ دوبارہ ملنے کی امید پر بڑی گرم جوشی سے خدا حافظ کہتی ہوں' جب تک میں پھر اس مبارک سرزمین میں آپ کو نہ ملوں . . . "

دستخط

الفی جین ویلر

خط لکھنے کے دو ہفتے بعد ڈاکٹر ویلر اپنے نجات دہندہ کی حضوری میں چلی گئی' جس نے موت کا ڈنک توڑنے کا اپنا وعدہ نبھایا۔

جب یہ باب لکھا جا رہا تھا تو ایک دن ڈاک میں چار خطوط موصول ہوئے۔ ایک خط تو ۹۴ سالہ بزرگہ کی طرف سے تھا' جو بڑی شدت سے اپنے خداوند کے پاس جانے کا انتظار کر رہی تھی۔ دوسرا خط موت کی صف میں کھڑی ایک خاتون کا تھا جسے سزائے موت ہو چکی تھی۔ اس نے چھ سال قبل المسیح کو اپنا نجات ہندہ قبول کیا تھا اور اب پھانسی کی سزا کے بعد اس جلال کی منتظر تھی جس میں وہ داخل ہو گی۔ دو خط بیواؤں کی طرف سے آئے جن کے شوہر ازدواجی زندگی کا لمبا عرصہ گزارنے کے بعد فوت ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک کی شادی کو ۴۹ سال ہو چکے تھے۔ دونوں جلال کی منتظر تھیں جو موت کے بعد انہیں حاصل ہو گا۔

عظیم مبشر ڈی - ایل - موڈی نے بستر مرگ پر کہا : " آج میری فتح کا دن ہے' یہ میری تاج پوشی کا دن ہے۔ کتنا پر جلال ہے ! "

الکتاب کی تعلیم یہ ہے کہ آپ ایک لافانی روح ہیں۔ آپ کی روح ابدی ہے اور آپ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں گے۔ یعنی آپ کی ذات کا حقیقی حصہ جو سوچتا' محسوس کرتا' خواب دیکھتا اور آرزو مند ہوتا ہے' آپ کی انا' آپ کی شخصیت کبھی نہیں مرے گی۔ بائبل یہ بھی سکھاتی ہے کہ آپ کی روح فردوس یا جہنم دونوں میں سے ایک جگہ ضرور رہے گی۔ اگر آپ کو المسیح کی طرف سے نجات نہ ملی اور آپ نئے سرے سے پیدا نہ ہوئے تو بائبل کے مطابق آپ کی روح فوراً اس مقام پر جائے گی جہاں آپ خدا کی عدالت کا انتظار کریں گے۔

ایک نامقبول موضوع

میں اس حقیقت سے بخوبی واقف ہوں کہ جہنم کا موضوع خوشگوار نہیں ہے۔ یہ بہت نامقبول اور ناپسندیدہ ہے۔ اپنی بشارتی مہمات میں میں عموماً ایک شام اس موضوع پر بحث کرتا ہوں۔ میری اس بحث کے بعد بہت سے لوگ اخبارات کے ایڈیٹروں کو خط لکھتے ہوئے اس کے مختلف پہلوؤں پر دلائل دیتے ہیں۔ امریکی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں بحث کے دوران طالب علم مسلسل یہ سوال پوچھتے ہیں: " جہنم کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا وہاں آگ ہو گی؟ " اور اس سے ملتے جلتے دیگر سوالات۔ خدا کا خادم ہونے کی حیثیت سے مجھے ان کا جواب دینا چاہئے۔ گو لوگ اس کے بیان سے پریشان ہو جاتے ہیں' لیکن مجھے ان سوالوں کو نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ مسیحی تعلیمات میں سے یہ تعلیم قبول کرنا سب سے زیادہ مشکل ہو گا۔

بعض لوگ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ آخرکار ہر شخص نجات پائے گا' کیونکہ خدا محبت کا خدا ہے اور وہ کسی کو بھی جہنم میں نہیں بھیجے گا۔ ان کا ایمان ہے کہ لفظ ابدی کا مطلب " ہمیشہ ہمیشہ " نہیں ہے۔ لیکن جو لفظ خدا سے ابدی علیحدگی کے لئے استعمال ہوا' وہی فردوس کی ابدیت کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔ کسی نے کہا ہے: " دیانت داری کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم راست باز کی دائمی خوشی اور شریر کی خدا سے دائمی جدائی دونوں کو مانیں' کیونکہ ان کے لئے ایک ہی لفظ استعمال ہوا ہے اور اس کا دورانیہ بھی ایک جیسا ہے "۔

کچھ لوگ یہ سکھاتے ہیں کہ جو لوگ خدا کے مخلصی کے منصوبے کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں' انہیں برباد کر دیا جاتا ہے اور ان کا وجود ختم ہو جاتا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ بائبل کے شروع سے لے کر آخر تک اس نظریے کی حمایت میں ایک لفظ بھی موجود نہیں ہے۔ اس کے برعکس بائبل میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خواہ ہم نجات یافتہ ہوں خواہ نہ ہوں' ہماری روح اور شخصیت کا ابدی اور باشعور وجود قائم رہے گا۔

ایسے لوگ بھی ہیں جن کا خیال ہے کہ موت کے بعد بھی نجات پانے کا امکان ہو گا، کہ خدا ایک دوسرا موقع دے گا۔ اگر یہ درست ہے تو بائبل میں تو اس کے بارے میں کوئی اشارہ تک موجود نہیں کیونکہ اس میں مسلسل آگاہ کیا گیا ہے : " دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے' دیکھو یہ نجات کا دن ہے " (۲ - کرنتھیوں ۶ : ۲)۔

بائبل کیا کہتی ہے ؟

کتاب مقدس میں بے شمار ایسے حوالہ جات موجود ہیں جو اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو المسیح کو ارادتاً" خدا اور نجات دہندہ ماننے سے انکار کرتا ہے جہنم میں جائے گا۔

ایسی چند آیات ملاحظہ کیجئے :

"میں اس آگ میں تڑپتا ہوں " (لوقا ۱۶ : ۲۴)۔

"جو اس کو احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہو گا" (متی ۵ : ۲۲)۔

" ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے۔ اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا " (متی ۱۳ : ۴۱ - ۴۲)۔

" دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہو گا۔ فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راست بازوں میں سے جدا کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا " (متی ۱۳ : ۴۹ - ۵۰)۔

" پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونو ! میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے " (متی ۲۵ : ۴۱)۔

" وہ بھوسی کو اس آگ میں جلائے گا جو بجھنے کی نہیں" (متی ۳ : ۱۲)۔

" جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے ان سے بدلہ لے گا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اس کی قدرت کے جلال سے دور

ہو کر ابدی ہلاکت کی سزا پائیں گے " (۲ - تھسلنیکیوں ۱ : ۸ - ۹)۔

" وہ خدا کے قہر کی اس خالص مے کو پیئے گا جو اس کے غضب کے پیالہ میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہو گا۔ اور ان کے عذاب کا دھواں ابدالآباد اٹھتا رہے گا اور جو اس حیوان اور اس کے بت کی پرستش کرتے ہیں اور جو اس کے نام کی چھاپ لیتے ہیں ان کو رات دن چین نہ ملے گا " (مکاشفہ ۱۴ : ۱۰ - ۱۱)۔

" پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔ اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا " (مکاشفہ ۲۰ : ۱۴ - ۱۵)۔

" مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہو گا۔ یہ دوسری موت ہے " (مکاشفہ ۲۱ : ۸)۔

لیکن میں کسی کو یہ کہتے ہوئے سنتا ہوں : " میرا جہنم کے وجود پر اعتقاد نہیں ہے، میرا مذہب تو پہاڑی وعظ کا ہے "۔

اچھا، تو پہاڑی وعظ کا ایک حوالہ ملاحظہ فرمایئے :

" پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ یہ تیرے لئے بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے " (متی ۵ : ۲۹ - ۳۰)۔

یہاں کلمتہ اللہ المسیح کی یہ واضح تعلیم ہے کہ جہنم کا وجود ہے۔ درحقیقت آپ نے اس مضمون پر تمثیلوں سے تعلیم دیتے ہوئے لوگوں کو زمین پر گناہ آلود اور ریاکاری کی زندگی بسر کرنے سے خبردار کیا۔

زمین پر جہنم

اس میں کوئی شک نہیں کہ شریر کسی حد تک اس زمین پر بھی جہنم کا دکھ اٹھائیں گے۔ بائبل میں لکھا ہے : " تمہارا گناہ تم کو پکڑے گا " (گنتی ۳۲ : ۲۳)۔ ایک اور حوالے میں یوں مرقوم ہے : " آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا" (گلتیوں ٦ : ۷)۔ تاہم ہمارے اردگرد حالات تو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ بعض شریر لوگ ترقی کرتے دکھائی دیتے ہیں جبکہ راست باز اپنی راست بازی کے باعث دکھ اٹھاتے ہیں۔ لیکن بائبل کی یہ بھی تعلیم ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب حساب برابر کیا جائے گا' یعنی انصاف ہو گا۔ کسی نے کہا ہے : " ہمارے گناہوں کے لئے سزا نہیں دی جاتی بلکہ ہمارے گناہ ہمیں سزا دیتے ہیں "۔ دونوں درست ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا محبت کا خدا انسان کو جہنم میں بھیجے گا ؟ جواب ہے ہاں جہنم میں بھیجے گا کیونکہ وہ عادل خدا ہے۔ لیکن وہ خوشی سے ایسا نہیں کرتا۔ انسان خود خدا کے طریق نجات کو رد کرنے سے سزا کے لائق ٹھہرتا ہے۔ خدا اپنی محبت اور رحم کے تحت نجات اور امید کی پیش کش کر رہا ہے۔ لیکن انسان اپنے اندھے پن' حماقت' ضد' انا اور گناہ آلود خوشیوں کی محبت میں خدا سے ابدی علیٰحدگی کے دکھوں سے بچنے کے سادہ سے طریقے کا انکار کر دیتا ہے۔

فرض کریں کہ میں بیمار ہو جاتا ہوں اور ڈاکٹر کو بلاتا ہوں اور وہ آ کر مجھے نسخہ لکھ دیتا ہے۔ لیکن اس پر سوچ بچار کے بعد میں اس کے مشورے کو نظرانداز کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے دوائی پینے سے انکار کر دیتا ہوں۔ جب چند دنوں کے بعد میں ڈاکٹر سے دوبارہ ملتا ہوں تو وہ دیکھے گا کہ میری حالت پہلے سے بھی خراب ہے۔ کیا میں ڈاکٹر پر الزام دے سکتا ہوں ؟ کیا میں اسے ذمہ دار ٹھہراؤں ؟ اس نے تو مجھے نسخہ دیا تھا۔ اس نے تو دوا تجویز کی۔ لیکن میں نے اسے پینے سے انکار کر دیا۔

اسی طرح خدا نے انسانی مصیبتوں کا ایک علاج تجویز کیا ہے۔ وہ علاج ہے

یسوع المسیح پر شخصی ایمان اور اسے قبول کرنا۔ یہ علاج نئے سرے سے پیدا ہونا ہے۔ اگر ہم جانتے بوجھتے ارادتاً" اس کا انکار کر دیں تو ہمیں اس کے نتائج بھگتنا پڑیں گے اور اس کے لئے ہم خدا پر الزام نہیں دے سکتے۔ اگر ہم علاج کو قبول کرنے سے انکار کر دیں' تو کیا یہ خدا کی غلطی ہو گی ؟

جو شخص موت کے بعد زندگی' فردوس کو حاصل کرنے اور جہنم سے بچنے' اور خدا کے کلام میں مذکور فردوس و جہنم کو ماننے سے انکار کر دیتا ہے آئندہ زندگی میں اسے معلوم ہو گا کہ وہ غلطی پر تھا اور کہ وہ سب کچھ کھو چکا ہے۔

بعض ایک یہ سوال کرتے ہیں کہ "کیا بائبل میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جہنم میں حقیقی آگ ہو گی ؟" اگر یہ حقیقی آگ نہیں ہے تو یہ آگ سے بدتر کوئی شے ہو گی۔ سیدنا المسیح نے مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بائبل میں اکثر لفظ آگ کو تمثیلی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ تاہم خدا کے ہاں ایک ایسی حقیقی آگ بھی ہے جو جلتی ہے اور بجھتی نہیں۔

خدا سے علیحدگی

بنیادی طور پر جہنم خدا سے علیحدگی کا نام ہے۔ کتاب مقدس میں اسے دوسری موت کہا جاتا ہے' جس کی تصویر یوں پیش کی گئی ہے کہ یہ ہر طرح کے نور' خوشی' بھلائی اور مسرت سے ابدی اور باشعور جدائی ہے۔ بائبل میں اس خوفناک حالت کے بارے میں خوفناک بیانات درج ہیں اور کہ موت کے فوراً بعد روح اس حالت میں داخل ہو جائے گی۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ لوگ سوائے موت کے باقی ہر ایک کام کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ ہم امتحان کے لئے تیاری کرتے ہیں' ہم اپنے کاروبار کے لئے تیاری کرتے ہیں' ہم اپنے مستقبل کے لئے تیاری کرتے ہیں' ہم شادی کی تیاری کرتے ہیں' ہم بڑھاپے کے لئے تیاری کرتے ہیں' غرض ہم مرنے کے لمحات کے علاوہ باقی ہر ایک کام کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ لیکن بائبل میں لکھا ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی خدا کے مقررہ وقت پر مرے گا۔

موت ایک ایسا واقعہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بارے میں سوچتا ہے تو یہ غیر فطری معلوم ہوتا ہے' لیکن جب دوسروں کے بارے میں سوچتے ہیں تو یہ بڑا فطری لگتا ہے۔ موت ہر ایک انسان کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ یہ امیر کو اس کے لاکھوں روپوں اور غریب کو اس کے چیتھڑوں سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ لالچ کو ختم کر دیتی ہے اور غصے کی آگ کو بجھا دیتی ہے۔ سب لوگوں کو موت کا سامنا کرنا ہے۔ بادشاہ اور کسان' نادان اور فلسفہ دان' قاتل اور مقدس ہر کسی کو مرنا ہے۔ موت عمر کا لحاظ نہیں کرتی۔ وہ کسی کی طرف دار نہیں۔ اس سے سب لوگ ڈرتے ہیں۔

دوسروں کی موت کے بارے میں سوچنا آسان ہے لیکن اپنی موت کا خیال کرنا مشکل ہے۔ جب ہم فوجیوں کو میدان جنگ کی طرف جاتے ہوئے دیکھتے ہیں' یا سزائے موت کے مجرم کے بارے میں پڑھتے ہیں' یا کسی قریب الموت دوست کے پاس جاتے ہیں ہم ایسے لوگوں میں ایک خاص سنجیدگی دیکھتے ہیں۔ موت تو سب کے لئے مقرر ہے' اس کا وقوع میں آنا محض وقت کا معاملہ ہے۔

اگر خدا سے دور زندگی گزارنے کا واحد نتیجہ جسمانی موت ہوتا تو ہمیں اس قدر خائف ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن بائبل خبردار کرتی ہے کہ ایک دوسری موت بھی ہے' جو خدا سے ابدی علیحدگی کا نام ہے۔

تاہم ایک روشن پہلو بھی ہے۔ جیسا بائبل گنہگار کی سزا کے لئے جہنم کا اعلان کرتی ہے' بعینہٖ صاحب ایمان کے لئے فردوس کا وعدہ بھی کرتی ہے۔ ایماندار وہ گنہگار ہے جسے معافی مل چکی ہے۔ جہنم کے موضوع کی نسبت فردوس کا موضوع تسلیم کرنا بہت آسان ہے۔ تاہم بائبل دونوں کے بارے میں تعلیم دیتی ہے۔

اگر آپ ایک نئے گھر میں منتقل ہو رہے ہیں' تو آپ جن لوگوں میں جا رہے ہیں ان کے بارے میں جاننا چاہیں گے۔ اگر آپ کی تبدیلی ایک دوسرے شہر میں ہو رہی ہے تو آپ اس شہر کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل کرنا چاہیں گے --- یعنی وہاں کی ٹریفک کی سہولیات' صنعتوں' پارکوں' ہسپتالوں اور سکولوں وغیرہ کے بارے میں جاننا چاہیں گے۔ اسی طرح جس جگہ ہم ابد تک رہیں گے'

ہمیں اس کے بارے میں کچھ علم ہونا چاہئے۔ فردوس کے بارے میں معلومات بائبل میں درج ہیں۔ یہ اچھا ہے کہ ہم ان کے بارے میں سوچیں اور تبادلہ خیال کریں۔ اگر ہم فردوس کا مقابلہ زمین سے کریں تو مقابلتاً" زمین ایک بالکل حقیر سی جگہ دکھائی دے گی۔ اگر ہم اس شاندار مستقبل کا تصور کریں تو موجودہ زمانے کے ہمارے دکھ اور مصائب بہت ہلکے معلوم ہوں گے۔ ایک لحاظ سے سچا مسیحی زمین پر رہتے ہوئے بھی فردوس میں رہتا ہے۔ اس کی روح اور ضمیر مطمئن ہیں اور اس کی خدا سے صلح ہے۔ مشکلات اور پریشانیوں کے دوران اسے باطنی خوشی اور اطمینان حاصل ہے' اور اس کا انحصار حالات پر نہیں ہے۔

فردوس کا وجود ہے

اس زندگی کے بعد الکتاب فردوس کا وعدہ بھی کرتی ہے۔ کسی نے ایک ۹۴ سالہ بزرگ سے اس کا حال پوچھا۔ اس نے کہا : " میں خیریت سے ہوں' خیریت سے ہوں۔ لیکن میں جس گھر میں رہتا ہوں وہ اچھا نہیں ہے "۔ بیشک ہمارے بدن کمزور اور ناتواں ہیں۔ لیکن اگر ہم سچے مسیحی ہیں تو مستقبل کے بارے میں پرامید اور مضبوط ہو سکتے ہیں۔

کلام مقدس میں سے بہت سے حوالہ جات پیش کئے جا سکتے ہیں' لیکن سب سے بہتر بیان یوحنا ۱۴ : ۲ میں ہے : " میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور اگر میں جا کر تمہارے لئے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو "۔ پولس رسول بھی فردوس کے بارے میں بہت پریقین تھے جب انہوں نے الہام سے لکھا " غرض ہماری خاطر جمع ہے اور ہم کو بدن کے وطن سے جدا ہو کر خداوند کے وطن میں رہنا زیادہ منظور ہے " (۲- کرنتھیوں ۵ : ۸)۔

پولس رسول نے بار بار کہا : " ہم جانتے ہیں " ' " ہمیں یقین ہے "۔ بائبل میں لکھا ہے کہ بزرگ ابرہام " اس پائیدار شہر کا امیدوار تھا جس کا معمار اور بنانے والا خدا ہے" (عبرانیوں ۱۱ : ۱۰)۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں : " کیا فردوس ایک حقیقی جگہ ہے ؟ " ہاں ! المسیح نے فرمایا : " میں جاتا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں "۔ بائبل میں مرقوم ہے کہ حنوک اور ایلیاہ اپنے حقیقی بدن میں ایک حقیقی جگہ پر گئے جو بلوچستان یا نیویارک کی طرح بالکل حقیقی ہے۔

کئی پوچھتے ہیں : " فردوس کہاں ہے ؟ " کتاب مقدس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ کہاں ہے اور نہ یہ جاننے کی ضرورت ہی ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے کہ خداوند وہاں ہمیں خوش آمدید کہنے کے لئے موجود ہو گا۔

ایک خوبصورت مقام

کلام پاک بتاتا ہے کہ یہ ایک نہایت خوبصورت مقام ہو گا۔ اسے بائبل میں " خدا کی عمارت " ، " ایک شہر " ، " ایک بہتر وطن " ، " ایک میراث" "ایک جلال" کہا گیا ہے۔

شاید آپ یہ سوال کریں کہ "کیا ہم فردوس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے ؟ " بائبل میں کئی مقامات پر لکھا ہے کہ جو ہم سے پہلے جا چکے ہیں' یہ ان کے ساتھ عظیم رفاقت کا وقت ہو گا۔

بعض لوگوں کا یہ سوال ہے کہ "کیا بچے نجات پائیں گے ؟ " ہاں ! بائبل میں واضح طور پر لکھا ہے کہ خدا بچے کو اس کے گناہوں کے لئے جوابدہ نہیں ٹھہراتا جب تک کہ وہ جواب دہی کی عمر تک نہ پہنچ جائے۔ کافی شواہد موجود ہیں کہ کفارہ ان کے گناہوں کو ڈھانپ لیتا ہے' جب تک کہ وہ اس عمر تک نہ پہنچ جائیں جب وہ اپنے نیک و بد اعمال کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

الکتاب یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ فردوس چیزوں کے بارے میں علم اور معلومات کا مقام ہو گا۔ ایسی معلومات کا جن کا ہمیں زمین پر رہتے ہوئے علم نہ تھا۔

سر آئزک نیوٹن نے بڑھاپے کے ایام میں اپنے ایک مداح سے کہا : "میں تو محض ایک بچہ ہوں جو ساحل سمندر پر اِدھر اُدھر سے کنکریاں اور سیپیاں اکٹھی کرتا رہا' لیکن حقیقت کا ایک عظیم سمندر ابھی سامنے ہے "۔

ایک دفعہ تھامس ایڈی سن نے کہا : " میں کسی چیز کے بارے میں ایک فیصد کا دسواں لاکھ حصہ بھی نہیں جانتا "۔

ساری پریشانیوں، آزمائشوں، مایوسیوں، المیوں اور مشکلات کے وقت خدا کی خاموشی کے بھید وہاں کھل جائیں گے۔ کسی نے کہا کہ " ابدیت وہ مقام ہے جہاں سوالات و جوابات متحد ہو جائیں گے "۔ یوحنا ۱۶ : ۲۳ میں کلمتہ اللہ نے فرمایا : "اس دن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے "۔ ہمارے سب سوالوں کا جواب دیا جائے گا۔

اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ " ہم فردوس میں کیا کریں گے ؟ کیا ہم بے کار بیٹھے زندگی کی آسائشوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے ؟ " نہیں ۔ پاک کلام میں لکھا ہے کہ ہم خداوند کریم کی عبادت و پرستش کریں گے۔ ہم وہاں خدا کی خدمت کریں گے۔ ہماری ذات خداوند کی تعریف کرے گی۔ چنانچہ لکھا گیا ہے کہ "پھر لعنت نہ ہو گی اور خدا اور برہ کا تخت اس شہر میں ہو گا اور اس کے بندے اس کی عبادت کریں گے " (مکاشفہ ۲۲ : ۳)۔

یہ خوشی، خدمت، گیت گانے اور خدا کی حمد کا وقت ہو گا۔ تصور کریں کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی پرستش کریں گے اور تھکیں گے نہیں۔ ہم سب فرشتوں کی مانند ہوں گے۔ وہاں بیاہ شادی کا کوئی تصور نہیں ہو گا (متی ۲۲ : ۳۰)۔

مسیح کی حضوری میں

کتاب مقدس بدن کے وطن سے جدا ہو کر خداوند کے وطن میں رہنے کا ذکر کرتی ہے۔ مسیحی ایماندار جونہی انتقال کرتا ہے وہ فوراً المسیح کی حضوری میں چلا جاتا ہے۔ وہاں اس کی روح قیامت کا انتظار کرتی ہے، جب روح بدن سے دوبارہ متحد ہو جائے گی۔

اکثر لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ " وہ بدن جو گل سڑ چکے ہیں اور جلا دیئے گئے ہیں کیسے زندہ ہوں گے ؟ " یہ خدا ہی جانتا ہے۔ لیکن نیا بدن جو ہمیں ملے گا، وہ المسیح کے بدن کی طرح جلالی بدن ہو گا۔ یہ ایک ابدی بدن ہو گا۔ اس میں

آنسو، تکلیف، المیہ، بیماری، دکھ، موت اور تکان نہیں ہو گی۔ یہ ایک نیا بدن ہو گا، لیکن ہم اسے پہچان سکیں گے۔

یہاں ہمارے سامنے دو ابدی دنیاؤں کا وجود ہے۔ نسل آدم کا ہر ایک شخص ان میں سے کسی ایک میں جا کر ٹھہرے گا۔ یہ دونوں بہت سے رازوں میں چھپی پڑی ہیں۔ لیکن بائبل میں ہمیں بہت سے اشارے ملتے ہیں جو اس حقیقت کی وضاحت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک دنیا تو دکھ اور المیہ کی دنیا ہے اور دوسری سکھ، نور اور جلال کی۔

ہم نے انسانی نسل کے مسائل کا جائزہ لیا ہے۔ سطحی طور پر وہ بہت پیچیدہ ہیں، لیکن بنیادی طور پر سادہ ہیں۔ غالباً ان سب کا خلاصہ لفظ "گناہ" میں بیان کر سکتے ہیں۔ خدا کے بغیر انسان کا مستقبل مایوس کن ہے۔ لیکن اپنے مسائل کا تجزیہ، اور خدا کے منصوبے کو عقلی طور پر جاننا ہی کافی نہیں ہے۔ اگر انسان خدا کی مدد چاہتا ہے تو اسے چند ایک شرائط کو پورا کرنا ہے۔ آئندہ صفحات میں ہم ان شرائط کا جائزہ لیں گے۔

باب دوم

یسوع مسیح کیوں آئے؟

" ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے " (لوقا ۱۹ : ۱۰)۔

اس دنیا میں سب سے زیادہ خوفناک اور تباہ کن حقیقت گناہ ہے۔ تمام پریشانیوں کا سبب اور ہر ایک غم کی جڑ ایک چھوٹا سا لفظ "گناہ " ہے۔ اس نے انسان کی فطرت کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ اس نے انسان کے باطنی توازن کو برباد کر دیا ہے۔ اس نے اس کی شرافت پر ڈاکا ڈالا ہے۔ اس نے انسان کو ابلیس کے پھندے میں پھنسا دیا ہے۔

تمام پریشانیوں، تمام بیماریوں، ہر طرح کے بگاڑ، ہر ایک قسم کی تباہی اور تمام جنگوں کی بنیادی جڑ گناہ ہی ہے۔ یہ ذہن میں دیوانگی پیدا کرتا اور دل کو زہر آلود کر دیتا ہے۔ اسے بائبل میں مہلک مرض کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہ وہ طوفان ہے جو تھمنے کا نام نہیں لیتا۔ یہ بپھرا ہوا آتش فشاں ہے۔ یہ وہ پاگل ہے جو پاگل خانے سے بھاگ نکلا ہے۔ یہ وہ ڈاکو ہے جو ہر کسی پر ڈاکا ڈالنا چاہتا ہے۔ یہ وہ دہاڑتا ہوا شیر ہے جو اپنے شکار کی تلاش میں ہے۔ یہ وہ کوندتی ہوئی بجلی ہے جو زمین کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہ وہ دلدل ہے جس میں انسان دھنستا جا رہا ہے۔ یہ وہ مہلک کینسر ہے جو انسان کی روح کو اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔ یہ پانی کا وہ تیز دھارا ہے جو ہر ایک شے کو بہا لے جاتا ہے۔ یہ گندے پانی کا وہ حوض ہے جو زندگی میں ہر طرف تعفن پھیلا رہا ہے۔

لیکن کسی نے کہا ہے : "گناہ آپ کو بائبل سے روک سکتا ہے یا پھر بائبل آپ کو گناہ سے روک سکتی ہے"۔

عرصہ دراز سے لوگ روحانی تاریکی میں کھوئے ہوئے تھے۔ گناہ کی بیماری سے اندھے ہو کر وہ ٹامک ٹوئیے مارتے ہوئے راہ فرار حاصل کرنے کے لئے تحقیق کرتے رہے، سوالات کرتے رہے اور تلاش کرتے رہے۔ انسان کو کسی ایسے شخص کی ضرورت تھی جو اسے اس ذہنی الجھاؤ اور اخلاقی گورکھ دھندے سے آزاد کر دیتا۔ جو قید خانے کے دروازے کھول کر ابلیس کی قید سے اسے رہا کر دیتا۔ لوگ بھوکے دلوں، تشنہ ذہنوں اور شکستہ روحوں سے متلاشی آنکھوں اور سنتے ہوئے کانوں کے ساتھ مایوس کھڑے تھے۔ اس اثنا میں ابلیس باغ عدن والی اپنی فتح کے باعث خوشی منا رہا تھا۔

جنگل کے باسی قدیم باشندے سے لے کر مصر، یونان اور روم کی زور آور تہذیبوں میں حیران و پریشان لوگ سب ایک ہی سوال پوچھ رہے تھے : "میں اس گورکھ دھندے سے باہر کیونکر نکل سکتا ہوں ؟ میں کیا کروں ؟ میں کس طرف جاؤں؟ میں اس خوفناک بیماری سے کیسے مخلصی حاصل کر سکتا ہوں ؟ میں اس بڑھتے ہوئے طوفان کو کیونکر روک سکتا ہوں ؟ میں اس گندگی میں سے کیسے باہر نکل سکتا ہوں ؟ اگر کوئی راستہ ہے، تو میں اسے کیونکر پا سکتا ہوں ؟ "

بائبل کا جواب

ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ خدا محبت کا خدا ہے۔ وہ انسان کے لئے کچھ کرنا چاہتا ہے۔ وہ اسے نجات دینا چاہتا ہے۔ وہ انسان کو گناہ کی لعنت سے آزاد کرنا چاہتا ہے۔ وہ یہ کیونکر کر سکتا ہے ؟ خدا ایک راست باز خدا ہے۔ وہ راست باز اور قدوس ہے۔ اس نے تو شروع میں ہی انسان کو خبردار کر دیا تھا کہ اگر اس نے ابلیس کی بات مانی اور خدا کی نافرمانی کی تو وہ جسمانی اور روحانی طور پر مر جائے گا۔ لیکن انسان نے دانستہ طور پر خدا کی حکم عدولی کی جس کے نتیجے میں اس کو مرنا تھا، ورنہ خدا جھوٹا ٹھہرتا، کیونکہ وہ اپنے کلام کے خلاف کچھ نہیں کرتا۔ چنانچہ جب انسان نے جانتے بوجھتے ہوئے اس کی نافرمانی کی، تو اسے خدا کی حضوری سے نکال دیا گیا۔ اس نے ارادتاً ابلیس کی راہ اختیار کی۔

چنانچہ کسی اور طریق کار کی ضرورت تھی' کیونکہ انسان اس قدر پھنس گیا تھا کہ وہ بچ نہیں سکتا تھا۔ خدا کی نافرمانی کے باعث انسان کی فطرت بگڑ گئی۔ بہت سے لوگوں نے تو خدا کے وجود کا بھی انکار کر دیا' کیونکہ وہ جس بیماری میں مبتلا تھے اس نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا۔

لیکن خدا نے تو باغ عدن ہی میں ایک اشارہ دے دیا تھا کہ وہ اس صورت حال کے بارے میں ضرور کچھ کرے گا۔ اس نے ابلیس کو خبردار کرتے ہوئے کہا : " میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا" (پیدائش ۳ : ۱۵)۔ " وہ تیرے سر کو کچلے گا "۔

یہ آسمان کی طرف سے روشنی کی ایک کرن تھی۔ سر کو دائمی زخم لگے گا جبکہ ایڑی عارضی طور پر زخمی ہو جائے گی۔ یہ ایک وعدہ تھا۔ یہ وہ اشارہ تھا جس کی بنا پر انسان خدا پر تکیہ کر سکتا تھا۔ خدا وعدہ کر رہا تھا کہ کسی دن ایک نجات دہندہ اور مخلصی دینے والا آئے گا۔ صدیوں تک انسان کا امید کی اس ہلکی سی کرن پر بھروسا تھا۔

لیکن تاریخ میں اور بھی بہت سے مواقع تھے جب آسمان سے روشنی کی کرنیں آتی رہیں۔ عہد عتیق میں خدا نے بار بار وعدہ کیا کہ جو آنے والے نجات دہندہ پر ایمان لائے گا وہ نجات پائے گا۔ چنانچہ خدا نے اپنے لوگوں کو سکھانا شروع کر دیا کہ انسان صرف فدیہ سے بچ سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں انسان کی مخلصی کے لئے کسی اور کو سزا برداشت کرنا ہے۔

عدن کو واپس چلیں

اپنے تصورات میں ایک بار پھر میرے ساتھ عدن میں واپس چلئے۔ " جس روز تو نے اس میں سے کھایا تو مرا "۔ انسان نے اسے کھایا اور وہ مر گیا۔

فرض کریں اگر خدا یہ کہتا : " آدم ' تم نے غلطی ضرور کی ہے' لیکن تمہاری یہ ایک معمولی سی غلطی ہے۔ میں نے تجھے معاف کر دیا۔ آئندہ پھر ایسی

غلطی نہ کرنا"۔ یہ کہتے ہوئے خدا نعوذباللہ جھوٹا ٹھہرتا۔ نہ تو وہ قدوس اور نہ راست باز خدا ہی ہوتا۔ اس کی فطرت نے اسے اپنی بات پر قائم رہنے کے لئے مجبور کیا۔ خدا کا انصاف خطرے میں تھا۔ انسان کے لئے جسمانی اور روحانی طور پر مرنا ضرور تھا۔ اس کی بدکاریوں نے اسے خدا سے جدا کر دیا۔ انسان کو اس کے لئے دکھ برداشت کرنا تھا۔ اسے اپنے گناہوں کی قیمت چکانا تھی۔

بزرگ آدم نسل انسانی کے سربراہ تھے۔ جب انہوں نے گناہ کیا تو ہم سب گناہ میں گر گئے۔ " ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا" (رومیوں ۵ : ۱۲)۔

سوال ابھرتا ہے کہ خدا کیونکر انسان کو راست باز ٹھہرا سکتا اور خود بھی راست باز رہ سکتا ہے ؟ یاد رکھیں کہ راست باز ٹھہرنے کا مطلب ہے " انسان کو جرم سے بری ٹھہرانا "۔ راست باز ٹھہرانا معافی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ گناہ سے اس طور سے نپٹا جائے گویا کہ اس کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ لازم تھا کہ انسان کو بحال کیا جائے تاکہ اس پر کوئی داغ یا دھبا نہ ہو' یعنی اسے وہی مقام دیا جائے جو فضل سے گرنے سے پہلے تھا۔

صدیوں سے لوگ اپنے اندھے پن میں عدن میں واپس جانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکے۔ انہوں نے کئی راستے اختیار کئے لیکن وہ سب ناکام ہو گئے۔

تعلیم بہت ضروری ہے' لیکن یہ ہمیں خدا کے پاس واپس نہیں لے جائے گی۔ انسانی مذاہب محض ایک نشہ ہیں' جو انسان کو موجودہ دکھ سے بچانے اور مستقبل کے جلال کا وعدہ کرتے ہیں' لیکن وہ انسان کو اس متوقع منزل تک نہیں پہنچا سکتے۔ ہم شکرگزار ہیں کہ اقوام متحدہ بین الاقوامی تعلقات میں مختلف ممالک کے جھگڑوں کو طے کرتی ہے۔ لیکن دائمی امن اقوام متحدہ سے بھی قائم نہیں ہو سکتا' اقوام عالم کی موجودہ صورت حال اس صداقت کا واضح ثبوت ہے۔ آخرکار تمام انسانی سکیمیں اور ہتھکنڈے بے فائدہ اور عارضی ثابت ہوتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ

جب انسان نے متحدہ طور پر بابل کا برج بنایا تو انجام کار ان کی زبانوں میں اختلاف پڑ گیا۔ جب بھی انسانوں نے خدا کے بغیر کام کرنے کی کوشش کی' تو وہ ہر مرحلے پر ناکام ہوئے' اور آئندہ بھی ایسی ناکامیوں سے دوچار ہوتے رہیں گے۔

ابھی یہ سوال باقی ہے کہ " خدا اپنی پاکیزگی اور فطرت کو ٹھیس پہنچائے بغیر گنہگاروں کو راست باز ٹھہرا کر خود کیونکر راست باز رہ سکتا ہے ؟ " چونکہ ہر ایک آدمی گنہگار ہے اس لئے بنی نوع انسان میں سے کوئی بھی دوسرے کی مدد نہیں کر سکتا۔ ہر ایک فرد بشر اس بیماری میں مبتلا ہے۔

اس کا واحد حل یہ تھا کہ ایک بے گناہ شخص خدا کے حضور اپنے آپ کو فدیہ کے طور پر پیش کرے۔ یہ بے گناہ شخص انسان کی سزا اور موت کو برداشت کرے۔ لیکن ایک ایسا شخص کہاں تھا؟ یقیناً اس زمین پر کوئی بھی کامل نہ تھا کیونکہ " سب نے گناہ کیا "۔(رومیوں ۳ : ۲۳)۔ صرف ایک حل تھا۔ خدا کا اپنا بیٹا اس دنیا میں وہ واحد شخص تھا جو اپنے جسم میں تمام انسانوں کے گناہ اٹھا سکتا تھا۔ صرف ابن خدا ہی لامحدود ہے اور وہی سب کے لئے جان دے سکتا تھا۔

تین اقنوم

بائبل کی گواہی ہے کہ خدا کے تین اقنوم ہیں۔ یہ ایک ایسا بھید ہے جسے ہم کبھی بھی نہ سمجھ سکیں گے۔ بائبل یہ تعلیم نہیں دیتی کہ تین خدا ہیں ---- بلکہ ایک خدا ہے۔ اس ایک خدا کا تین اقانیم میں ظہور ہوا ہے۔ اور یہ تین اقانیم خدا باپ' خدا بیٹا اور خدا روح القدس ہیں۔

تثلیث فی التوحید کا دوسرا اقنوم خدا کا بیٹا یسوع المسیح ہے۔ آپ خدا باپ کے برابر ہیں۔ آپ خدا کا محض " ایک " بیٹا نہ تھے' بلکہ اکلوتا بیٹا ہیں۔ آپ خدا کا ازلی بیٹا ہیں۔ پاک تثلیث کا دوسرا اقنوم اور زندہ منجی جسم میں ظاہر ہوا۔

الکتاب میں لکھا ہے کہ مسیح یسوع کا کوئی شروع نہیں۔ آپ کو کبھی تخلیق نہیں کیا گیا۔ بائبل کی شہادت کے مطابق آسمانوں کو آپ ہی نے بنایا (یوحنا ۱ : ۱ - ۳)۔ لاتعداد ستاروں اور سورج کے خالق آپ ہی ہیں۔ آپ ہی کی انگلیوں نے

زمین کو خلا میں لٹکا دیا۔ المسیح کی ولادت کی یاد میں ہم کرسمس کا تہوار مناتے ہیں' لیکن کرسمس آپ کا شروع نہ تھا۔ کتاب مقدس ہمیں صرف یہ بتاتی ہے کہ " ابتدا میں کلام (المسیح) تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا " (یوحنا ۱ : ۱)۔ نیز کلام مقدس بتاتا ہے کہ " وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا ان دیکھی' تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات' سب چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اسی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں " (کلسیوں ۱ : ۱۵ - ۱۷)۔

آخری جملے میں یہ لکھا ہے کہ اسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔ یعنی اگر یسوع المسیح کی قدرت اس کائنات کو قائم نہ رکھے تو اس کا شیرازہ بکھر جائے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ " اے خداوند ! تو نے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی۔ اور آسمان تیرے ہاتھ کی کاریگری ہیں۔ وہ نیست ہو جائیں گے مگر تو باقی رہے گا اور وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائیں گے۔ تو انہیں چادر کی طرح لپیٹے گا۔ اور وہ پوشاک کی طرح بدل جائیں گے مگر تو وہی ہے اور تیرے برس ختم نہ ہوں گے " (عبرانیوں ۱ : ۱۰ - ۱۲)۔

نجات دہندہ المسیح

سیدنا المسیح اپنے بارے میں کہتے ہیں کہ " میں اول اور آخر ہوں "۔ صرف اور صرف آپ میں یہ قدرت تھی کہ انسان کو خدا کے پاس واپس لا سکیں۔ لیکن کیا آپ اسے واپس لائیں گے ؟ اگر آپ لانا چاہتے تھے تو آپ کو اس زمین پر آنا ضرور تھا۔ آپ کو ایک خادم کی صورت اختیار کرنا تھا۔ آپ کو انسانوں کے مشابہ ہونا تھا۔ آپ کو اپنے آپ کو پست اور صلیبی موت تک فرمانبردار رہنا تھا۔ آپ کو گناہ سے جنگ کرنا تھی' اور انسان کی روح کے لئے دشمن ابلیس کا مقابلہ کر کے اس پر غالب آنا تھا۔ آپ کو گناہ کی غلاموں کی منڈی میں سے گنہگاروں کو مخلصی دلانا تھا۔ آپ کو اپنی زندگی کی قیمت ادا کر کے قیدیوں کو ان کی زنجیروں سے

آزاد کرنا تھا۔ آپ کو آدمیوں میں حقیر و مردود' مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہونا تھا۔ لازم تھا کہ آپ خدا باپ کے مارے کوٹے ہوتے اور خدا باپ آپ کو چھوڑ دیتا۔ لازم تھا کہ آپ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کئے جاتے اور ہماری بدکرداری کے سبب سے کچلے جاتے۔ آپ کا خون انسان کے گناہوں کے کفارہ کے لئے بہایا جاتا۔ یوں آپ کو خدا اور انسان کا میل ملاپ کرانا تھا۔ آپ کو تاریخ کا ایک عظیم درمیانی بننا تھا۔ آپ کو فدیہ بننا تھا۔ آپ کو گنہگار انسان کی خاطر جان دینا تھا ---- لیکن یہ سب کچھ رضاکارانہ طور پر کرنا تھا۔

انسان مردود اور اپنی بدی کے انجام کے باعث جہنم کا سزاوار تھا۔ المسیح نے مجھے اور آپ کو گناہ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے' پاپوں کے بوجھ تلے کشمکش میں دیکھا۔ آپ نے الٰہی دربار میں اپنا فیصلہ کیا۔ فرشتوں کا لشکر حیرت اور انکساری میں جھک گیا' جب بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خدا اپنا شاہی لباس اتار کر انسانی روپ میں زمین پر آگیا۔

کلمتہ اللہ المسیح اس لئے آئے کہ خدا کو انسان پر ظاہر کریں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ خدا ہمیں پیار کرتا اور ہماری زندگیوں میں دلچسپی لیتا ہے۔ آپ نے ہمیں خدا کے رحم اور فضل کے بارے میں بتایا۔ آپ ہی نے ابدی زندگی کا وعدہ کیا۔

مزید برآں یسوع المسیح گوشت پوست کے انسان بن گئے تاکہ جان دے سکیں (عبرانیوں ۲ : ۱۴)۔ " وہ اس لئے ظاہر ہوا تھا کہ گناہوں کو اٹھا لے جائے" (۱ - یوحنا ۳ : ۵)۔ مسیح خداوند کے اس دنیا میں آنے کا یہ مقصد تھا کہ آپ انسان کے گناہوں کے لئے اپنی جان قربانی کے طور پر گزران سکیں۔ آپ موت کا دکھ سہنے کے لئے آئے۔ ۳۳ سال تک موت کے تاریک سائے آپ پر منڈلاتے رہے۔

جس رات المسیح نے جنم لیا ابلیس تھرتھرانے لگا۔ وہ آپ کو ختم کرنا چاہتا تھا اور جونہی آپ پیدا ہوئے اس نے آپ کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ جب ہیرودیس نے بچوں کو قتل کرنے کا حکم دیا' تو اس کا یہ مقصد تھا کہ یسوع المسیح کو

یقینی طور پر قتل کر دیا جائے۔

بے گناہ بیٹا

اس زمین پر رہتے ہوئے یسوع نے اپنی زندگی میں کوئی گناہ نہ کیا۔ صرف آپ ہی اس دنیا میں بے گناہ رہے۔ آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر بڑی دلیری سے کہہ سکتے تھے " تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے ؟ " (یوحنا ۸ : ۴۶)۔ آپ کے دشمن دن رات آپ کی گھات میں لگے رہے، لیکن آپ کی زندگی میں کوئی گناہ نہ ڈھونڈ سکے۔ آپ بغیر داغ اور دھبے کے تھے۔

خداوند یسوع نے نہایت انکساری سے زندگی بسر کی۔ آپ شہرت کے خواہاں نہ تھے۔ آپ نے لوگوں سے کوئی اعزاز نہ لیا۔ آپ چرنی میں پیدا ہوئے۔ ایک گم نام سے گاؤں ناصرت میں آپ کی پرورش ہوئی۔ آپ ایک بڑھئی تھے۔ آپ نے اپنے حواریوں کو غریب ماہی گیروں میں سے چن لیا۔ آپ انسانوں میں ایک انسان کی طرح رہے۔ کوئی شخص اس قدر پست نہیں ہوا جس قدر آپ ہوئے۔

یسوع المسیح نے اس اختیار کے ساتھ کلام کیا کہ آپ کے زمانے کے لوگوں نے کہا : " انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا " (یوحنا ۷ : ۴۶)۔ آپ کی زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ سچ ثابت ہوا۔ آپ کا ہر ایک لفظ اخلاقی طور پر درست تھا۔ آپ کے اخلاقی تصورات و بیانات میں کوئی خرابی نہیں تھی۔ آپ کی اخلاقی رویا کلی طور پر درست تھی، اور یہ اس دور اور آنے والے دور میں بھی درست ثابت ہوئی۔

اس مبارک شخص کے الفاظ نبوتی لحاظ سے درست تھے۔ آپ نے نبوت کے طور پر بہت سی باتیں کیں جن کا تعلق مستقبل سے ہے۔ اس وقت کے شرع کے عالموں نے آپ کو آزمائشی سوالوں سے پکڑنے کی کوشش کی، لیکن وہ آپ کو الجھا نہ سکے۔ مخالفوں کے لئے آپ کے جوابات بالکل صاف اور واضح تھے۔ آپ کے بیانات میں کوئی بات مبہم نہ تھی اور آپ کے الفاظ میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں تھی۔ آپ جانتے تھے اس لئے بڑے اختیار سے کلام کرتے تھے۔ آپ اس سادگی

سے بولتے تھے کہ عام لوگ بھی بڑی خوشی سے آپ کی باتیں سنتے تھے۔ گو آپ کی باتیں بہت گہری تھیں، لیکن صاف اور واضح ہوتی تھیں۔ آپ کی باتیں وزن دار تھیں لیکن پھر بھی ان میں سادگی کی ایسی چمک تھی کہ آپ کے دشمن لڑکھڑا اٹھتے۔ آپ روزمرہ کے سوالوں کو اس انداز سے پیش کرتے کہ ایک عام سادہ سے انسان اور ایک ذہین شخص کو آپ کی باتوں کو سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آتی۔

مسیح یسوع نے بیماروں یعنی لنگڑوں، گونگوں اور اندھوں کو شفا دی۔ آپ نے کوڑھیوں کو پاک صاف اور مردوں کو زندہ کیا۔ آپ نے بدروحوں کو نکالا۔ آپ کی زندگی میں ایک کامل ربط و ہم آہنگی تھی۔ آپ کی شخصیت میں ایک عظیم توازن تھا۔ آپ اپنے کام کے بارے میں فکر مند نہ تھے۔ گو آپ نے تمام بیماروں کو شفا نہ دی، تمام مُردوں کو زندہ نہ کیا، تمام اندھوں کی آنکھیں نہ کھولیں اور تمام بھوکوں کو کھانا نہ کھلایا، تاہم اپنی زمینی زندگی کے اختتام پر آپ کہہ سکے "اے باپ جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا اس کو میں نے تمام (کر دیا ہے)" (یوحنا ۱۷ : ۴)۔

پیلاطس کے سامنے کھڑے ہوئے آپ نے کہا: "اگر تجھے اوپر سے نہ دیا جاتا تو تیرا مجھ پر کچھ اختیار نہ ہوتا" (یوحنا ۱۹ : ۱۱)۔ اس وقت آپ نے ڈرے اور سہمے لوگوں سے کہا کہ فرشتوں کا لشکر میرے حکم پر میری مدد کے لئے آسکتا ہے۔

آپ بڑے سکون، وقار اور یقین کے ساتھ صلیب تک گئے۔ آپ کے سامنے ایک مقصد تھا جس سے وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو آپ کے بارے میں آٹھ سو سال قبل لکھی گئی تھی: "جس طرح برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا" (یسعیاہ ۵۳ : ۷)۔

ابلیس کی شکست

جس مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ آئے تھے، پرجلال اور نہایت اعلیٰ

انداز سے آپ اس کی طرف بڑھتے رہے۔ آپ گنہگار انسان کو نجات دینے کے لئے آئے تھے۔ آپ خدا کے غضب کو فرو کرنے کے لئے آئے تھے۔ آپ ہمیشہ کے لئے ابلیس کو شکست دینے کے لئے آئے تھے۔ آپ قبر اور عالم ارواح کو فتح کرنے کے لئے آئے تھے۔ اس کام کو مکمل کرنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ تھا۔ آپ کے سامنے ایک ہی مقصد تھا۔

ہزاروں سال پہلے آپ کی موت کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔ بزرگ ابرہام نے پہلے سے ذبح کئے ہوئے برہ میں آپ کی موت کو دیکھا۔ اسرائیل کے فرزندوں نے آپ کی موت کو فتح کے برہ میں دیکھا۔ ہر بار جب یہودیوں کی قربان گاہ پر خون بہایا جاتا تو یہ خدا کے برے کی علامت تھا جو کسی دن آ کر گناہوں کو اٹھا لے گا۔ مقدس داؤد نے ایک سے زائد نبوتی زبوروں میں تفصیل سے آپ کی موت کے بارے میں پیشین گوئی کی۔ یسعیاہ نبی نے آپ کی موت کی تفصیلات کی پیشین گوئی کے لئے پورا باب مخصوص کر دیا۔

ابن اللہ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان دینے کا اختیار ہے۔ پھر یہ کہ " اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے " (یوحنا ۱۰ : ۱۱)۔ " . . . اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو کوئی ایمان لائے اس میں ہمیشہ کی زندگی پائے " (یوحنا ۳ : ۱۴)۔ مسیح یسوع ازل سے صلیب کا دکھ سہنے کے امکان سے باخبر تھے۔ اپنی پیدائش سے پہلے ہر دور میں آپ کو علم تھا کہ آپ کی موت کا دن قریب ہے۔ جب آپ کنواری سے پیدا ہوئے تو آپ کی راہ پر صلیب کے گہرے سائے تھے۔ آپ نے انسانی جسم اختیار کیا تاکہ موت کا دکھ سہ سکیں۔ گہوارے سے صلیب تک آپ کا مقصد موت کا دکھ سہنا تھا۔

کسی نے کبھی اتنا دکھ نہیں اٹھایا جتنا کہ المسیح نے۔ گتسمنی میں رات کو جاگنا، دشمنوں کے چراغوں کی روشنی، غدار کا بوسہ، گرفتاری، سردار کاہن کے سامنے پیشی، انتظار کی گھڑیاں، رومی حاکم کا محل، ہیرودیس کے محل کی طرف سفر، ہیرودیس کے سپاہیوں کا وحشیانہ سلوک، تعجب انگیز مناظر جب پیلاطس نے آپ کو بچانے کی

کوشش کی اور کاہن اور لوگ آپ کے خون کا مطالبہ کر رہے تھے' کوڑوں کا دکھ' چلاتی ہوئی بھیڑ' یروشلیم سے گلگتہ تک کا سفر' آپ کے ہاتھوں اور پاؤں میں کیل' آپ کی پیشانی پر کانٹوں کا تاج' آپ کے دائیں بائیں مصلوب ڈاکوؤں کی طنزیہ باتیں کہ "تو نے دوسروں کو بچایا' اب اپنے آپ کو بھی بچا"۔

وہاں آپ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔ ازحد دکھ اور تکلیف کے باوجود آپ نے نہ تو شکایت کی اور نہ اپیل ہی کی۔ ایک سادہ سا بیان ہے جو صرف تین الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس میں آپ بتانا چاہتے تھے کہ آپ کس قدر جسمانی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ نے کہا کہ "میں پیاسا ہوں"۔

گنہگار یا عوضی

خدا موت کا تقاضا کرتا ہے۔ خواہ یہ موت گنہگار کی ہو خواہ اس کے عوضی کی۔ المسیح ہمارا عوضی تھے۔ جبرائیل اور فرشتوں کے لشکر اپنی ننگی تلواروں کے ساتھ کائنات کے افق پر پرواز کر رہے تھے۔ آپ کے مبارک چہرے کی ایک نگاہ سے وہ غضبناک چلاتی ہوئی بھیڑ کو جہنم میں پھینک دیتے۔ کیل تو آپ کو صلیب پر تھامے ہوئے نہیں تھے --- یہ تو محبت کا بندھن تھا جس نے آپ کو مضبوطی سے صلیب کے ساتھ پیوست کر رکھا تھا۔ "لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا" (رومیوں ۵ : ۸)۔

آپ کے لئے! میرے لئے المسیح نے صلیب پر اپنے جسم میں ہمارے گناہوں کو برداشت کیا۔ یسوع المسیح کا جسمانی دکھ تو اصل دکھ نہ تھا۔ آپ سے پہلے بہت سے لوگ اذیت ناک موت مرے بلکہ آپ کی نسبت صلیب پر زیادہ دیر تک لٹکے رہے۔ بہت سے لوگ شہید ہوئے۔ مسیح خداوند کا کرب ناک دکھ یہ تھا کہ گناہ کے سنگین مسئلے سے نپٹتے وقت آپ کو صلیب سے پکارنا پڑا: "اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟" اس طرح آپ ہمارے لئے گناہ بن کر جسمانی طور پر موئے۔ اس لمحے باپ کی حضوری کا احساس ختم ہو گیا۔ اب آپ بالکل تنہا تھے۔

"جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں" (۲-کرنتھیوں ۵ : ۲۱، گلتیوں ۳ : ۱۳، مرقس ۱۵ : ۳۴)۔ صلیب پر آپ کو گناہ ٹھہرایا گیا۔ آپ کو خدا باپ کی طرف سے چھوڑ دیا گیا۔ چونکہ آپ گناہ سے واقف نہ تھے، اس لئے جو سزا آپ نے برداشت کی، اس میں ایک ناقابل فہم قدر و قیمت ہے۔ یہ آپ کی اپنی سزا نہ تھی۔ اگر آپ نے اپنے جسم میں گناہ کو برداشت کرتے ہوئے ایک ایسی قدر و قیمت پیدا کی جس کی آپ کو خود ضرورت نہ تھی، تو یہ کس کے لئے پیدا کی گئی؟

تاریکی کی گہرائیوں میں اسے کیسے حاصل کیا گیا، انسان اسے کبھی نہ جان سکے گا۔ میں صرف ایک بات جانتا ہوں —— آپ نے صلیب پر میرے گناہوں کو اٹھایا۔ جہاں آپ مصلوب ہوئے مجھے مصلوب ہونا چاہئے تھا۔ جہنم کے دکھ جو میرا بخرہ تھے، آپ پر ان کا انبار لگا دیا گیا، تاکہ میں فردوس میں جا سکوں، اور وہ کچھ حاصل کر لوں جو میرا حق نہیں ہے، بلکہ ہر طرح سے المسیح کا حق ہے۔ عہد عتیق کے تمام نمونے، قربانیاں، عکس اور علامتیں اب مکمل ہو گئیں۔ اب کاہنوں کو سال میں ایک بار پاک ترین مقام میں جانے کی کبھی بھی ضرورت نہیں ہے۔ قربانی اب مکمل ہو چکی۔

اب مخلصی کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ اب جو بھی گنہگار المسیح پر ایمان لائے گا اس کا خدا سے میل ملاپ ہو جائے گا۔ "کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" (یوحنا ۳ : ۱۶)۔

صلیب میں تین امور

سیدنا المسیح کی صلیبی موت سے میں تین باتیں اخذ کرتا ہوں :

اول ۔ انسان کے گناہ کی سنگینی۔ اس دور کے لوگوں پر المسیح کو مصلوب کرنے کا الزام نہ دیں۔ میں اور آپ بھی اتنے ہی قصوروار ہیں۔ یہ

رومی سپاہی نہیں تھے جنہوں نے یسوع کو مصلوب کیا ــــ یہ میرے اور آپ کے گناہ تھے جن کی بنا پر یہ ضروری ہو گیا کہ ہمارا مخلصی دہندہ یہ موت قبول کرے۔

دوم - صلیب میں مجھے خدا کی بے پایاں محبت نظر آتی ہے۔ اگر آپ کو کبھی خدا کی محبت پر شک ہو' تو صلیب پر ایک طویل اور گہری نظر ڈالیں۔ آپ کو صلیب میں خدا کی محبت کا اظہار ملے گا۔

سوم - صلیب میں نجات کا واحد راستہ نمایاں ہے۔ خداوند یسوع نے کہا "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا" (یوحنا ۱۴ : ٦)۔

جب تک آپ المسیح کی صلیب پر ایمان نہ لائیں' گناہ اور جہنم سے مخلصی حاصل کرنا ممکن نہیں۔ اگر آپ کی نجات کا کوئی اور طریقہ ہوتا تو خداوند وہ طریقہ اختیار کر لیتا۔ اگر اصلاح' نیک اور اخلاقی زندگی سے آپ بچ سکتے تو یسوع المسیح کبھی مصلوب نہ ہوتے۔ ایک عوضی کو ہماری جگہ لینا تھی۔ لوگ اس کے بارے میں بات کرنا نہیں چاہتے۔ وہ اس کے بارے میں سننا نہیں چاہتے کیونکہ اس سے ان کی خودی مجروح ہوتی ہے۔ یہ تمام خودی کو ختم کر دیتی ہے۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں : "کیا میں دوسروں سے محبت رکھنے سے نہیں بچ سکتا ؟ یا یسوع کی اخلاقی تعلیم پر عمل کرنے سے ؟" اگر ہم یسوع کے سکھائے ہوئے طرز زندگی سے بچ سکتے تو ہم پھر بھی گنہگار رہتے۔ ہم ناکام ہو جاتے' کیونکہ اپنی پیدائش سے مرنے کے دن تک ہم میں سے کوئی بھی وہ زندگی نہیں گزار سکتا جو یسوع نے سکھائی۔ ہم ناکام رہیں گے۔ ہم نے خطا کی ہے۔ ہم نے نافرمانی کی ہے۔ ہم نے گناہ کیا ہے۔ چنانچہ ہم اس گناہ کے بارے میں کیا کریں گے ؟ صرف ایک طریقہ ہے کہ ہم اسے صلیب کے پاس لا کر معافی حاصل کریں۔

کئی سال قبل بادشاہ چارلس پنجم نے ایک تاجر سے بہت بڑی رقم قرض لی۔ ادائیگی کی میعاد ختم ہو گئی لیکن بادشاہ دیوالیہ ہو چکا تھا اس لئے وہ رقم ادا نہیں کر سکتا تھا۔ تاجر نے بادشاہ کے لئے ایک بہت بڑی ضیافت کا اہتمام کیا۔ جب تمام

مہمان بیٹھ گئے تو کھانا شروع کرنے سے پیشتر تاجر نے ایک بڑی پلیٹ منگوائی' اس میں آگ جلائی اور پھر اپنی جیب سے معاہدۂ ادائیگی نکال کر اسے جلا دیا۔

بعینہٖ ہم سب خدا کے ہاں گروی تھے۔ قرضے کی ادائیگی کرنا تھی' لیکن ہم وہ قرض ادا کرنے کے قابل نہ تھے۔ دو ہزار سال قبل خدا نے اخلاقی طور پر بگڑی ہوئی دنیا کو صلیب کے سائے تلے دعوت دی۔ خدا نے وہاں میرے اور آپ کے گناہوں کو آگ کے شعلوں میں جلا دیا حتیٰ کہ ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔

بائبل میں لکھا ہے : " بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی " (عبرانیوں ۹ : ۲۲)۔ اکثر لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ " یہ کس قدر گھناؤنا تصور ہے "۔ بعض حیرانی سے یہ کہتے ہیں " میں یہ نہیں سمجھ سکتا کہ خدا خون کا تقاضا کیوں کرتا ہے"۔ کئی اس بات پر حیران ہیں کہ " مسیح کو میرے لئے کیوں مرنا پڑا ؟ "۔ آج کل منادی میں مسیح کے بہائے ہوئے خون کو ایک دقیانوسی اور متروک تصور خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ تو بائبل میں لکھا ہے۔ یہی تو مسیحیت کا محور ہے۔ مسیحیت کی تعلیم کا نمایاں پہلو کفارہ ہے۔ اس کے بغیر ہم نجات نہیں پا سکتے۔ خون المسیح کی موت کی علامت ہے۔

ایک دفعہ میں راچسٹر (امریکہ) کے میو کلینک کے داخلہ ڈیسک کے پاس کھڑا تھا۔ وہاں ایک چھوٹے سے ڈبے میں کئی پمفلٹ پڑے تھے۔ ان کا عنوان تھا " خون کا عطیہ " اور یہ حروف خون کے ایک بڑے قطرے کی شکل میں لکھے گئے تھے۔ میرا پہلا ردعمل تو یہ تھا کہ یہ انجیل سے متعلق ٹریکٹ ہے' لیکن بغور دیکھنے سے پتہ چلا کہ اس میں خون کا عطیہ دینے کے پروگرام کے لئے لوگوں کو چیلنج دیا گیا ہے۔ جو شخص ہسپتال میں بیمار پڑا ہے' اس کے لئے خون موت اور زندگی کا سوال ہے۔ جس شخص کو خون دیا گیا' وہ خون دینے والے کو شکرگزار نگاہوں سے دیکھے گا۔ اگرچہ کئی لوگوں کو کسی دوسرے کے خون سے فائدہ اٹھانا اچھا نہیں لگے گا' تو بھی خون دینا لاتعداد مریضوں کے لئے ایک عظیم برکت ہے۔ خون زندگی کی نمائندگی کرتا ہے' جیسا کہ احبار ۱۷ : ۱۱ میں لکھا ہے : " جسم کی جان خون میں ہے۔ اور میں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اسے تم کو دیا ہے کہ اس سے

تمہاری جانوں کے لئے کفارہ ہو "۔ چنانچہ پورے عہد عتیق میں قربانی کے خون کا ذکر ہے --- اور یہ المسیح کی کامل قربانی کی علامت اور عکس ہے۔

خون پانچ چیزیں دیتا ہے

الکتاب میں لکھا ہے کہ اولین تو یہ فدیہ دیتا ہے : " کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے " (۱ - پطرس ۱ : ۱۸ - ۱۹)۔ ہمیں نہ صرف ابلیس کے ہاتھوں سے مخلصی ملی ہے بلکہ شریعت کے ہاتھوں سے بھی جو خدا نے موسیٰ نبی کی معرفت دی۔ صلیب پر مسیح کی موت مجھے شریعت سے آزاد کرتی ہے۔ شریعت مجھے سزا دیتی ہے' لیکن المسیح نے اس کے ہر ایک تقاضے کو پورا کر دیا۔ ساری دنیا کا سونا چاندی اور ہیرے جواہر مجھے کبھی بھی خرید نہ سکتے۔ جو کچھ مسیح خداوند کی موت نے کیا' وہ یہ نہیں کر سکتے تھے۔ فدیہ کا مطلب ہے "واپس خرید لینا "۔ ہم بے دام تو ابلیس کے ہاتھوں میں بک چکے تھے' لیکن المسیح ہمیں مخلصی دلا کر واپس لائے۔

دوم - یہ ہمیں قریب لاتا ہے۔ " مگر تم جو پہلے دور تھے اب مسیح یسوع میں مسیح کے خون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو " (افسیوں ۲ : ۱۳)۔ جب ہم " مسیح سے جدا اور اسرائیل کی سلطنت سے خارج اور وعدہ کے عہدوں سے ناواقف اور ناامید اور دنیا میں خدا سے جدا تھے " تو مسیح خداوند ہمیں قریب لائے۔ " پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں " (رومیوں ۸ : ۱)۔ مخلصی یافتہ گنہگاروں کو کبھی بھی خدا کی عدالت میں پیش نہیں ہونا پڑے گا۔ ابن اللہ نے پہلے ہی عدل کی سزا برداشت کر لی ہے۔

سوم - یہ صلح کراتا ہے۔ " اور اس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا صلح کر کے سب چیزوں کا اسی کے وسیلہ سے اپنے ساتھ میل کر لے' خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی " (کلسیوں ۱ : ۲۰)۔ دنیا جب تک مسیح یسوع کی

صلیب میں صلح تلاش نہ کرے حقیقی صلح کو نہیں جانے گی۔ جب تک آپ صلیب کے پاس کھڑے ہو کر المسیح کو ایمان سے قبول نہ کر لیں' آپ خدا کے ساتھ صلح' ذہنی و قلبی اور روح کے اطمینان کو نہیں جان سکیں گے۔ حقیقی صلح کا راز یہی ہے۔

چہارم - یہ راست باز ٹھہراتا ہے۔ " جب ہم اس کے خون کے باعث اب راست باز ٹھہرے تو اس کے وسیلہ سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے" (رومیوں ۵ : ۹)۔ المسیح کا خون خدا کے سامنے ہماری حیثیت کو بدل دیتا ہے۔ جرم اور سزا معافی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ معافی یافتہ گنہگار اس قیدی کی مانند نہیں جسے سزائے قید بھگتنے کے بعد رہا کر دیا جاتا ہے' اور جس کے شہریت کے حقوق ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک تائب گنہگار جسے مسیح یسوع کے خون کے وسیلے سے معافی ملی ہے کو شہریت کے مکمل حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ " خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا ؟ خدا وہ ہے جو ان کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا ؟ مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اٹھا اور خدا کی داہنی طرف ہے اور ہماری سفارش بھی کرتا ہے " (رومیوں ۸ : ۳۳ - ۳۴)۔

پنجم - یہ پاک صاف کرتا ہے۔ " لیکن اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے اور اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے " (۱ - یوحنا ۱ : ۷)۔ اس آیت میں کلیدی لفظ " تمام " ہے۔ المسیح کا خون ہمیں ہمارے کچھ گناہوں سے نہیں بلکہ تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ ہر ایک جھوٹ جو ہم نے بولا' ہر ایک گندی اور کمینی حرکت جو ہم نے کی' ہمارے تمام نفسانی خیالات' ہماری ریاکاری' سب یسوع المسیح کی موت سے مٹ جاتے ہیں۔

" میں جیسا بھی ہوں "

کئی سال قبل لندن میں ممتاز لوگوں کا ایک بڑا اجتماع ہوا۔ ان مہمانوں میں

اس دور کے ایک مشہور مبشر بھی تھے۔ پروگرام کی ابتدا میں ایک نوجوان خاتون نے ساز بجاتے ہوئے اتنی خوبصورتی سے گایا کہ ہر ایک شخص لطف اندوز ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ موسیقی کے اختتام پر یہ مبشر بڑے مدبرانہ انداز میں اس خاتون کے پاس گیا اور کہا : " آج شام جب میں آپ کو گاتے ہوئے سن رہا تھا' تو میں نے سوچا کتنا اچھا ہو اگر آپ کی صلاحیتیں المسیح کی خدمت کے لئے وقف ہو جائیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کی نظر میں آپ بھی اتنی ہی گنہگار ہیں جتنا کہ نالی میں پڑا ہوا شرابی یا بازار حسن میں کسبی۔ لیکن خدا کے بیٹے مسیح یسوع کا خون آپ کو تمام گناہوں سے پاک کر سکتا ہے "۔

اس جوان خاتون نے بپھر کر اسے بڑے تلخ انداز میں جواب دیا۔ اس پر مبشر نے کہا : " میرا ارادہ آپ کو ٹھوکر کھلانے کا نہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا کا پاک روح آپ کو آپ کے گناہ کی قائلیت بخشے "۔

پھر وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس رات وہ نوجوان خاتون سو نہ سکی۔ مبشر کا چہرہ اس کے سامنے آیا اور اس کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے رہے۔ صبح دو بجے وہ اپنے بستر سے اٹھی' کاغذ اور پنسل لی' اور آنسو بہاتے ہوئے المسیح کے خون کے باعث مخلصی پر ایک مشہور نظم لکھی۔

لیکن یہ المسیح کا اختتام نہیں ہے۔ ہم آپ کو صلیب پر لٹکے ہوئے نہیں چھوڑتے جب کہ آپ کے ہاتھوں' پاؤں اور پسلی سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ کو صلیب پر سے اتار کر بڑی احتیاط سے قبر میں رکھ دیا گیا۔ قبر کے منہ پر ایک بڑا پتھر لڑھکا دیا گیا۔ اس پر سپاہی پہرے کے لئے بٹھا دیئے گئے۔ ہفتے کے روز سارا دن آپ کے شاگرد نہایت افسردگی سے بالاخانے میں بیٹھے رہے۔ دو تو پہلے سے ہی اماؤس کی راہ پر چل دیئے تھے۔ ان سب پر خوف طاری تھا۔ پہلے ایسٹر کی صبح کے وقت مریم' مریم مگدلینی اور سلومی لاش پر خوشبو ملنے کے لئے گئیں۔ جب وہ وہاں پہنچیں تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ قبر خالی ہے۔ ایک یہودی عالم الفریڈ ایڈرشیم کہتا ہے : " وہاں عجلت کی کوئی علامت نہیں تھی' سب کچھ ترتیب سے پڑا تھا۔ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ خداوند نے بڑے آرام سے وہ لباس اتار دیا جس کی

اسے مزید ضرورت نہ رہی "۔ ایک فرشتہ قبر کے سرہانے کھڑا پوچھتا ہے : " کسے ڈھونڈتی ہو ؟ " وہ جواب دیتی ہیں " یسوع ناصری کو "۔ پھر وہ انہیں یہ عظیم اور جلالی خبر دیتا ہے جو انسانی کانوں نے اس سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی کہ " وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے "۔

المسیح کے جی اٹھنے کی حقیقت

اس عظیم حقیقت پر خدا کے نجات کے منصوبے کا انحصار ہے۔ جی اٹھنے کے بغیر کوئی نجات نہ ہوتی۔ المسیح نے کئی بار اپنے جی اٹھنے کی پیش گوئی کی۔ آپ نے ایک موقعے پر کہا : " جیسے یوناہ (یونس نبی) تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا " (متی ۱۲ : ۴۰)۔ اپنی پیشین گوئی کے مطابق آپ جی اٹھے۔

کسی تاریخی واقعے کی صحت کے لئے شہادت کے کچھ اصول ہیں۔ زیر بحث واقعے کا قابل اعتماد ہمعصر گواہوں نے دستاویزی ثبوت پیش کیا ہو۔ جولیس سیزر اس دنیا میں تھا یا اسکندر اعظم ۳۳ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ ان دو حقائق کی نسبت المسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے بارے میں زیادہ شواہد موجود ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ مورخین ہزاروں حقائق بہت کم شہادتوں کی بنا پر قبول کر لیں گے۔ لیکن مسیح یسوع کے جی اٹھنے کو کثیر شہادتوں کے باوجود وہ شک کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ ان لوگوں کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایمان لانا نہیں چاہتے۔ ان کی روحانی بصارت اس قدر اندھی اور متعصب ہو چکی ہے کہ وہ بائبل کی شہادت پر کلمتہ اللہ کے جی اٹھنے کی جلالی شخصیت کو تسلیم نہیں کر سکتے۔

جی اٹھنے کا مطلب

اول ۔ جی اٹھنے کا یہ مطلب ہے کہ المسیح بلاشبہ الٰہی ذات ہیں۔ اپنے بارے میں جو کچھ آپ نے دعویٰ کیا وہ پورا ہو گیا۔

دوم ۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا نے صلیب پر آپ کے کفارہ بخش کام کو

قبول کر لیا' یعنی وہ کام جو ہماری نجات کے لئے ضروری تھا۔ " وہ ہمارے قصوروں کے لئے حوالہ کر دیا گیا اور ہمارے راست باز ٹھہرنے کے لئے جلایا گیا" (رومیوں ۴ : ۲۵)۔

سوم - یہ بنی نوع انسان کو راست باز ٹھہرانے کے سلسلے میں پورا یقین دلاتا ہے۔ "کیونکہ جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے اسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راست باز ٹھہریں گے" (رومیوں ۵ : ۱۹)۔

چہارم - یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ آخری دن ہمارے جسم بھی زندہ کئے جائیں گے۔ "لیکن فی الواقع مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور جو سو گئے ہیں ان میں پہلا پھل ہوا" (۱ - کرنتھیوں ۱۵ : ۲۰)۔ کتاب مقدس واضح کرتی ہے کہ المسیح پر ایمان لانے والے کی لاش کو قبر میں دفن کر دی جائے گی لیکن قیامت عظیم کی صبح کو انہیں زندہ کیا جائے گا۔ موت فتح کا لقمہ ہو جائے گی۔ المسیح کے جی اٹھنے کے نتیجے میں موت کا ڈنک ختم ہو چکا ہے۔ "میں مر گیا تھا اور دیکھ ابدالآباد زندہ رہوں گا اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں" (مکاشفہ ۱ : ۱۸)۔ مسیح خداوند کا وعدہ ہے کہ "چونکہ میں جیتا ہوں تم بھی جیتے رہو گے" (یوحنا ۱۴ : ۱۹)۔

پنجم - اس کا مطلب ہے کہ موت آخرکار نیست ہو جائے گی۔ موت کا زور ٹوٹ چکا ہے اور اس کا خوف دور کر دیا گیا ہے۔ اب ہم زبور نویس کے ہم زبان ہو کر کہہ سکتے ہیں : "خواہ موت کے سایہ کی وادی میں سے میرا گزر ہو' میں کسی بلا سے نہیں ڈروں گا کیونکہ تو میرے ساتھ ہے۔ تیرے عصا اور تیری لاٹھی سے مجھے تسلی ہے" (زبور ۲۳ : ۴)۔

پولس رسول نے مسیح یسوع کے جی اٹھنے کے نتیجے میں موت کو پرامید نگاہ سے دیکھا : "زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مرنا نفع" (فلپیوں ۱ : ۲۱)۔ سزائے موت کی ایک قیدی ویلما بار فیلڈ نے المسیح پر ایمان لانے کے بعد قیدخانے میں کہا : "میں اسے اس قدر شدت سے پیار کرتی ہوں کہ مجھے اس کو ملنے کے

لئے انتظار کی گھڑیاں مشکل دکھائی دے رہی ہیں "۔

مسیح کے جی اٹھنے کے بغیر مستقبل کے بارے میں کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ بائبل وعدہ کرتی ہے کہ ایک دن ہم زندہ مسیح کے روبرو کھڑے ہوں گے اور ہمارے جسم آپ ہی کے جسم کی مانند ہوں گے۔

باب سوم

کیسے اور کہاں سے شروع کریں ؟

" اگر تم توبہ نہ کرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہو گے " (متی ۱۸ : ۳)۔

خدا پاک اور راست باز ہے۔ وہ گناہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ گناہ خدا سے جدا کرتا ہے۔ اس سے خدا کا غضب انسانی روح پر نازل ہوتا ہے۔ چونکہ انسان خدا سے گمراہ ہو چکا ہے اس لئے اس کا خدا کے لئے اخلاقی، عقلی اور روحانی احساس ختم ہو چکا ہے۔ جب تک اسے خدا کے پاس واپس جانے کا راستہ نہ ملے وہ خدا کو نہیں پا سکتا۔

خدا کے پاس واپس جانے کا کوئی عقلی راستہ نہیں ہے، نہ کوئی اخلاقی راستہ ہی ہے۔ ہم ذہن کے وسیلے سے خدا کے پاس واپس جانے کے راستے کی دریافت نہیں کر سکتے، کیونکہ جسمانی سوچ، الٰہی سوچ سے ہم آہنگ نہیں۔ ہم عبادت کے ذریعے سے خدا کے پاس واپس نہیں جا سکتے کیونکہ انسان خدا کی حضوری سے باغی کی حیثیت سے نکلا ہے۔ ہم اخلاق سے خدا کے پاس واپس نہیں جاسکتے، کیونکہ ہمارے کردار میں گناہ کا بگاڑ موجود ہے۔

خدا کے پاس واپس جانے کا راستہ

خدا کے پاس لوٹ جانے کے سلسلے میں میں کیا کروں ؟ میں کہاں سے شروع کروں؟ میرا کہاں سے آغاز ہونا چاہیئے ؟ خدا کے پاس واپس جانے کے لئے کونسی راہ ہے ؟ خدا کے پاس واپس جانے کا ایک ہی راستہ ہے۔ یسوع المسیح نے فرمایا " اگر تم نہ پھرو (توبہ کرو) اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں

ہرگز داخل نہ ہو گے " (متی ۱۸ : ۳)۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ یسوع نے چھوٹے بچوں کو اپنے شاگردوں کی مانند بننے کے لئے نہ کہا بلکہ شاگردوں سے کہا کہ وہ چھوٹے بچوں کی مانند بنیں۔ ایک بچے کے سے ایمان کے ساتھ سادہ سے شخص سے لے کر ذہین شخص تک ہر ایک کے لئے موقع ہے۔ شروع کرنے کا انداز یہ ہے ! یہاں سے آغاز کریں ! سیدنا المسیح کی طرف پھریں۔

اکثر لوگ ایمان کو شریعت کی پابندی سے گڈمڈ کر دیتے ہیں۔ یعنی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کی طرف پھرنے سے مراد شریعت کے قوانین کی بجا آوری ہے۔ الکتاب میں شریعت کے مقصد کو بالکل واضح کر دیا گیا ہے۔ بائبل میں کسی بھی وقت اسے دنیا کے دکھوں کے علاج کے طور پر پیش نہیں کیا گیا' بلکہ اس سے تو دنیا کے دکھوں کی تشخیص ہوتی ہے۔ یہ ہمارے دکھ کی وجہ بیان کرتی ہے نہ کہ اس کا علاج۔ کلام مقدس میں لکھا ہے " اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے ان سے کہتی ہے جو شریعت کے ماتحت ہیں تاکہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے " (رومیوں ۳ : ۱۹)۔ شریعت انسان کی ناراستی کو ظاہر کرتی ہے۔ " کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راست باز نہیں ٹھہرے گا " (رومیوں ۳ : ۲۰)۔ شریعت کی پابندی سے نجات ناممکن ہے۔ چنانچہ یوں مرقوم ہے کہ " شریعت کے وسیلے سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے "۔ شریعت ایک اخلاقی آئینہ ہے' ایک پیمانہ جس سے ہم ناپ سکتے ہیں کہ ہم کہاں تک گر چکے ہیں۔ یہ ہمیں مجرم ٹھہراتی ہے' تبدیل نہیں کرتی۔ یہ چیلنج کرتی ہے' ہماری روحانی حالت کو بدلتی نہیں۔ یہ ہمارے گناہ پر انگلی ڈالتی ہے لیکن رحم کی پیشکش نہیں کرتی۔ شریعت میں کوئی زندگی نہیں۔ اس میں صرف موت ہے' کیونکہ شریعت کا اعلان یہ تھا کہ جو اس کے تقاضوں کو پورا نہ کرے وہ مرے گا۔ یہ ایک سیدھا پیمانہ ہے جس کے ساتھ انسان کی بگڑی ہوئی ٹیڑھی فطرت صاف ظاہر ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا مذہب تو پہاڑی وعظ ہے۔ لیکن کون پہاڑی وعظ کے تحت زندگی بسر کر سکتا ہے ؟ کلام الٰہی کا فیصلہ ہے کہ " سب نے گناہ کیا

اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"۔

اس سے پیشتر کہ آپ یہ فیصلہ کریں کہ آپ ملامت سے بالا ہیں اور آپ ایک ایسی زندگی گزار رہے ہیں جو آپ کو نجات اور معافی کی ضرورت سے بری الذمہ قرار دیتی ہے' تو اپنے مقاصد کا تجزیہ کیجئے۔ اس سے پیشتر کہ آپ کہیں کہ معافی اور نجات کچھ لوگوں کے لئے تو ضروری ہے لیکن میں اس سے مستفید نہیں ہو سکتا' تو دیانت داری سے اپنے دل میں جھانک کر دیکھئے۔

ایک عالمگیر سوال

جب میں ہالی وڈ میں منادی کر رہا تھا تو فلمی اداکاروں کے ایک گروپ نے مجھے ان سے اپنے مذہبی تجربات پر بات چیت کرنے کے لئے کہا۔ پیغام کے بعد وقفہ سوالات تھا۔ سب سے پہلا سوال یہ پوچھا گیا "مسیحی اصطلاح تبدیلی سے کیا مراد ہے؟"

کچھ عرصے کے بعد مجھے واشنگٹن میں سیاسی راہنماؤں کے ایک گروپ سے خطاب کرنے کا موقع ملا۔ وہاں بھی وقفہ سوالات کے دوران پہلا سوال یہی تھا "تبدیلی سے کیا مراد ہے ؟" قریباً ہر ایک یونیورسٹی اور کالج میں بحث کے دوران اس سے ملتا جلتا سوال پوچھا گیا : " نئے سرے سے پیدا ہونے کا کیا مطلب ہے ؟"

نئی پیدائش کئی طریقوں سے ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اسے کچھ وقت لگے' یا یہ ایک لمحہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ المسیح کو قبول کرنے کے فیصلے تک پہنچنے کے لئے ممکن ہے بعض لوگ سیدھا راستہ اپنا لیں اور ممکن ہے کہ بعض ایک کو اس مقام تک پہنچنے کے لئے چکر کاٹ کر آنا پڑے۔ ہم جو بھی راستہ اختیار کریں اس کے آخر میں خدا ہمارے استقبال کے لئے کھڑا ہے۔ المسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کرنا یعنی نئی پیدائش زندگی میں ایک مکمل نئے راستے کا آغاز ہے۔ ایسی زندگی خداوند مسیح کی ماتحتی میں ہو گی۔ جب لوگوں کو اس سادہ سی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ نئے سرے سے پیدا ہونا کیا ہے' تو ان کی زندگی غیر معمولی طور پر تبدیل ہوتی

ہے' ازدواجی ماحول بہتر ہوتا اور معاشروں میں بھلائی کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔

نئے سرے سے پیدا ہونے کا مطلب خدا کے گھرانے میں پیدا ہونا ہے۔ مذہب سے متعلق دیگر ہر ایک سوال کی نسبت اس سوال کے مختلف جوابات ہیں کہ " تبدیلی " کیا ہے ؟ اس میں کیا کچھ شامل ہے ؟ اسے کیسے حاصل کیا جاتا ہے ؟ اس کے کیا اثرات ہیں ؟ فردوس میں جانے کے لئے آپ کی " تبدیلی " کیوں ضروری ہے ؟

درحقیقت مسیحی معنوں میں لفظ " تبدیلی " کا مطلب ہے " مڑ جانا " ' " اپنا ذہن تبدیل کر لینا " ' " پیچھے مڑنا " یا " واپس مڑنا "۔ مذہبی حلقوں میں اس کی تشریح کرتے ہوئے " توبہ کرنے " ' " نئے سرے سے پیدا ہونے " اور " فضل حاصل کرنے " کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ میری ایک بشارتی مہم کی افتتاحیہ عبادت میں ایک شرابی آیا اور کہنے لگا : " مسٹر گراہم ! مجھے پورا یقین نہیں کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں درست ہے' لیکن میں آپ کے مسیح یسوع کو ایک موقع ضرور دوں گا ـــــ اگر اس نے تھوڑا سا بھی کام کیا جیسا کہ آپ کہتے ہیں کہ وہ کرے گا تو میں واپس آ کر اپنی زندگی خداوند کو دوں گا "۔

کئی ہفتوں کے بعد اس نے مجھے بتایا کہ ہر بار جب اس نے شراب پینے کی کوشش کی ایسا محسوس ہوتا تھا' گویا کوئی شے یا کوئی شخص اسے روک رہا ہے۔ خداوند نے اسے اس بری عادت پر فتح دی۔ وہ اپنے خاندان میں واپس آیا' اور اب وہ المسیح کے لئے اپنی زندگی گزار رہا ہے۔ یعنی وہ مڑا' اس نے اپنی سمت تبدیل کر لی' اس نے اپنی سوچ کا انداز بدل لیا ـــــ وہ تبدیل ہو چکا تھا۔

تبدیلی کی ماہیت

تبدیلی کی کئی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اس کے حصول کے طریق کار کا انحصار زیادہ تر کسی شخص کے مزاج' اس کے جذباتی توازن' اس کے ماحول' اس کی گزشتہ حالت اور طریق زندگی پر ہے۔ ممکن ہے کہ کسی شخص کی زندگی میں تبدیلی

کے بعد بہت زیادہ بحرانی کیفیت پیدا ہو جائے۔ ممکن ہے کہ یہ تبدیلی تب پیدا ہو جب اس کی سب پہلی اقدار ختم ہو چکی ہوں، جب اسے بہت زیادہ مایوسی کا تجربہ ہو، یعنی جب اس کا احساس قوت ختم ہو جائے، یا کوئی محبوب شے یا شخصیت چھن چکی ہو۔

ان المناک لمحات میں جب کوئی شخص اپنی ساری دنیوی قوت سے محروم ہو جاتا ہے یا جب اس کی چاہتوں کا محور شخص اس قدر دور ہو جاتا ہے کہ وہ واپس نہیں بلایا جا سکتا، تو اسے احساس ہوتا ہے کہ وہ کس قدر تنہائی کا شکار ہے۔ اس وقت روح القدس اس کی روحانی پٹیوں کو اس کی آنکھوں سے اتار دیتا ہے اور وہ پہلی بار صاف طور پر دیکھنا شروع کر دیتا ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ صرف خدا ہی حقیقی قوت کا منبع ہے اور وہی محبت اور رفاقت کا دائمی سرچشمہ ہے۔

یا پھر تبدیلی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب آپ اپنے شخصی اقتدار کی بلندیوں پر ہوں۔ جب حالات بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں اور خدا کی بہت زیادہ نعمتیں آپ کو کثرت سے ملی ہوں۔ خدا کی بھلائی آپ کو تسلیم کرنے پر مجبور کرے کہ یہ سب کچھ خدا کا دیا ہوا ہے، یوں خدا کی مہربانی آپ کو توبہ کی طرف مائل کرے گی (رومیوں ۲ : ۴)۔

ایسے لمحات پر تبدیلی اچانک اور ڈرامائی بھی ہو سکتی ہے، جیسے پولس کو دمشق کی سڑک پر تجربہ ہوا۔

جب اچانک تیز روشنی سے روح منور ہو جاتی ہے تو اسے ہم بحرانی تبدیلی کہتے ہیں۔ لیکن تمام تبدیلیاں بحرانی تبدیلی کی مانند نہیں۔ کئی اور طرح کی تبدیلیاں ہیں جو کسی شخص کی طویل اور بتدریج ترقی کے بعد حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن اس طویل عمل کا بھی یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان شعوری طور پر المسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی دے دیتا ہے۔

اپنی روحانی سوانح حیات میں سی - ایس - لوئیس اپنی تبدیلی کے تجربے کو یوں بیان کرتا ہے :

رات کے وقت مگدلین میں اپنے کمرے میں تنہا

بیٹھا تھا۔ جب کبھی ایک لمحہ کے لئے مجھے ذہنی فرصت ملتی، تو مجھے یہ محسوس ہوتا کہ وہ خداوند مسلسل میری طرف بڑھ رہا ہے، جسے میں کبھی بھی نہیں ملنا چاہتا تھا۔ جس سے میں بہت زیادہ خائف تھا، وہ میرے پاس آچکا تھا۔ ۱۹۲۹ء کی ٹرنٹی ٹرم میں میں نے ہار مان لی اور تسلیم کیا کہ خدا خدا ہے۔ میں گھٹنوں کے بل دعا میں گر گیا۔ میں اس شب سارے انگلستان میں سب سے زیادہ بے دل اور شکستہ دل نو مرید ہوا ہوں گا۔ مجھے اس وقت وہ بات نظر نہ آئی جو میرے لئے اب نمایاں اور صاف ہے، یعنی وہ الٰہی انکساری جو نو مرید کو ان حالات میں بھی قبول کرتی ہے۔ مسرف بیٹا کم از کم اپنے پاؤں پر چل کر اپنے باپ کے گھر آیا۔ ہم اس محبت کی کن الفاظ میں تعریف کریں جو اس مسرف بیٹے کے لئے بھی اپنے دروازے کھول دیتی ہے، جو پاؤں مارتے ہوئے اور بیزاری کی حالت میں لایا جاتا ہے اور جس کی نگاہیں ہر طرف راہ فرار حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ یہ الفاظ "اندر آنے کے لئے مجبور کرنا" شریر لوگوں نے اس قدر غلط استعمال کئے کہ ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن صحیح معنوں میں استعمال ہوتے ہوئے وہ ہمیں خدا کے رحم کی تہہ تک پہنچاتے ہیں۔ انسانوں کی نرمی کی نسبت خدا کی سختی کہیں زیادہ نرم ہے اور اس کے ہمیں مجبور کرنے میں ہماری آزادی ہے۔

چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تبدیلی ایک فوری واقعہ ہو سکتی ہے، جس میں کسی شخص کو خدا کی محبت کا واضح مکاشفہ حاصل ہوتا ہے یا اس کا بتدریج انکشاف بھی ہو سکتا ہے۔

میری بیوی کو وہ دن اور گھڑی یاد نہیں جب وہ سچی مسیحی بنی، لیکن اسے

یقین ہے کہ اس کی زندگی میں ایک لمحہ ایسا تھا، جب اس نے وہ حد عبور کی۔ اکثر نوجوان جنہوں نے مسیحی گھرانوں میں پرورش پائی اور انہیں مسیحی تربیت کے مواقع حاصل تھے، اس بات سے بے خبر ہیں کہ انہوں نے کب اپنی زندگی مسیح کو دی۔ کسی نے کہا ہے کہ شاید ہم عین اس لمحے کو نہ جان سکیں کہ سورج کب طلوع ہوا تھا --- لیکن ہم یقینی طور پہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ طلوع ہو چکا ہے۔

مسیح یسوع نے کہا کہ فردوس میں جانے کے لئے آپ کو نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے۔ یہ میں نہیں کہتا خداوند یسوع کہتا ہے۔ " اگر تم نہ پھرو (توبہ نہ کرو) اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہو گے " (متی ۱۸ : ۳)۔

حقیقی تبدیلی میں عقل، جذبات اور ارادہ شامل ہیں۔ ایسے ہزاروں لوگ ہیں جنہوں نے یسوع المسیح کو عقلی طور پر قبول کر لیا ہے۔ ان کا مکمل بائبل پر ایمان ہے، المسیح کے بارے میں ان کا ایمان ہے، لیکن وہ کبھی بھی حقیقی طور پر آپ کے پاس نہیں آئے۔ بائبل میں لکھا ہے : " شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں " (یعقوب ۲ : ۱۹)۔

عقلی ایمان اور سچی تبدیلی میں فرق

انجیل مقدس میں ان سینکڑوں لوگوں کا ذکر ہے جو خداوند مسیح کی ابتدائی خدمت میں آپ کی پیروی کر رہے تھے۔ " بہت سے لوگ ان معجزوں کو دیکھ کر جو وہ دکھاتا تھا اس کے نام پر ایمان لائے۔ لیکن یسوع اپنی نسبت ان پر اعتبار نہ کرتا تھا اس لئے کہ وہ سب کو جانتا تھا " (یوحنا ۲ : ۲۳ - ۲۴)۔ مسیح یسوع ان پر کیوں اعتبار نہیں کرتے تھے ؟ وہ جانتے تھے کہ یہ لوگ صرف اپنی عقل سے ایمان رکھتے ہیں نہ کہ دل سے۔

عقلی ایمان اور دلی ایمان میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہزاروں ایسے لوگ ہیں جنہیں کسی طرح کا کوئی جذباتی تجربہ ہوا اور وہ اسے نجات کا نام دیتے ہیں، لیکن وہ کبھی بھی دل سے مسیح کی طرف نہ پھرے۔ کلمتہ اللہ آپ کی طرز زندگی میں تبدیلی

کا تقاضا کرتے ہیں --- اور اگر آپ کی زندگی آپ کے روحانی دعوے کے مطابق نہیں تو آپ کا تجربہ مشکوک ہے۔ جب آپ المسیح کے پاس آتے ہیں تو جذبات میں ضرور تبدیلی ہو گی --- اس میں نفرت اور محبت شامل ہوں گے' کیونکہ آپ گناہ سے نفرت اور راست بازی سے محبت رکھیں گے۔ آپ کے جذبات میں ایک انقلابی تبدیلی آئے گی۔ خداوند سے آپ کی محبت کی کوئی انتہا نہ ہو گی۔ خداوند کے لئے آپ کی محبت بے بیان ہو گی۔

لیکن اگر آپ نے مسیح کو عقلی طور پر قبول کیا اور آپ کو جذباتی تجربہ بھی ہوا پھر بھی یہ کافی نہیں۔ آپ کے ارادے کی تبدیلی ضروری ہے۔ ضرور ہے کہ مسیح یسوع کے پیچھے چلنے اور اس ہستی کی فرمانبرداری کا عزم ہو۔ آپ کی مرضی خدا کی مرضی کے روپ میں ڈھل جائے۔ خودی کو لازماً صلیب کے ساتھ مصلوب کر دیا جائے۔ ہماری سب سے بڑی خواہش یہ ہو کہ ہم اپنے نجات دہندہ کو خوش کریں۔ یہ مکمل فرمانبرداری ہے۔

المسیح کو قبول کرتے وقت جب آپ صلیب کے تلے کھڑے ہوں تو روح القدس آپ کو احساس دلائے گا کہ آپ گنہگار ہیں۔ وہ آپ کے ایمان کی سمت المسیح کی طرف موڑے گا جو آپ کی جگہ مصلوب ہوئے۔ ضرور ہے کہ آپ اپنا دل کھولیں اور اسے اندر آنے دیں۔ عین اسی لمحے روح القدس نئی پیدائش کا معجزہ کرے گا۔ آپ درحقیقت ایک نئی اخلاقی مخلوق بن جائیں گے۔ تب خدا کی فطرت آپ کی ذات کا حصہ بن جائے گی۔ آپ خدا کی زندگی میں شریک ہوں گے۔ مسیح یسوع روح القدس کے وسیلے آپ کے دل میں سکونت اختیار کرے گا۔

نجات پانا اس قدر سادہ اور آسان ہے کہ ایک چھوٹا بچہ بھی نجات پا سکتا ہے۔ لیکن یہ اس قدر گہرا ہے کہ ماہرین علم الٰہیات تاریخ میں اس کے مفہوم کی گہرائیوں پر غور کرتے رہے۔ خدا نے نجات کے راستے کو اس قدر صاف اور ہموار بتایا ہے کہ "احمق بھی اس میں گمراہ نہ ہوں گے" (یسعیاہ ۳۵ : ۸)۔ کسی شخص کو بھی فہم کی کمی کے باعث خدا کی بادشاہی سے نہیں روکا جائے گا۔ امیر اور غریب' عاقل اور سادہ --- سبھوں کو نجات مل سکتی ہے۔

المختصر خداوند مسیح کی طرف پھرنے کا مطلب ہے " بدل جانا "۔ جب کوئی شخص المسیح کو قبول کرتا ہے تو ممکن ہے کہ جن چیزوں سے محبت رکھتا تھا' اپنی محبت کو جاری رکھے' لیکن ان سے محبت کے لئے وجوہات کی تبدیلی ہو گی۔ ممکن ہے کہ ایک تبدیل شدہ شخص اپنی محبت کی پہلی چیزوں کو ترک کر دے۔ ممکن ہے کہ وہ پہلے ساتھیوں سے ملنا جلنا ترک کر دے لیکن اس لئے نہیں کہ وہ ان سے نفرت کرتا ہے' بلکہ اس لئے کہ اس کے ہم خیال مسیحی ایمانداروں کے ساتھ رفاقت میں زیادہ کشش ہو گی۔

تبدیل شدہ شخص نیکی جس سے کسی وقت وہ نفرت رکھتا تھا' اب محبت رکھے گا اور گناہ سے نفرت کرے گا جس سے کسی وقت وہ محبت رکھتا تھا۔ خدا کے بارے میں دل کی تبدیلی بھی ہو گی۔ جہاں وہ خدا کے بارے میں بے پروا تھا' مسلسل خوف میں رہتا تھا' اور خدا سے باغی تھا' اب وہ مکمل طور پر اس کی تعظیم کرتا ہے' اس پر بھروسا رکھتا' اس کی فرمانبرداری کرتا اور اس سے محبت رکھتا ہے۔ اب خدا کا خوف تو ہو گا لیکن اس میں محبت اور تعظیم کے عنصر ہوں گے۔ وہ مسلسل خدا کی شکرگزاری کرے گا' اس کا خدا پر انحصار ہو گا' اور اس سے وفاداری کا نیاانداز ہو گا۔ ممکن ہے کہ نئی پیدائش سے قبل وہ جسم کی خوشیوں کا متلاشی ہو۔ ممکن ہے کہ اس کی زندگی میں ثقافت' عقل و دانش اور روپیہ کمانے کو زیادہ اہمیت حاصل ہو۔ اب راست بازی' دلی پاکیزگی اور مسیحی زندگی گزارنا اس کی ترجیحات میں شامل ہو گا' کیونکہ المسیح کو خوش کرنا اس کا نصب العین ہے یعنی المسیح کو قبول کرنے کا مطلب ہے کہ کسی شخص کی زندگی میں ایک مکمل تبدیلی آجاتی ہے۔

تبدیلی کا ایک واقعہ

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ نیویارک کی ایک نوجوان لڑکی لاس اینجلز میں شادی کے لئے آئی۔ اپنے منگیتر سے اس کی ملاقات اس وقت ہوئی جب وہ دونوں نیویارک کی اشتہار بازی کی بہت بڑی کمپنی میں کام کرتے تھے۔ وہ دونوں نائٹ کلبوں اور شراب نوشی کی محفلوں میں ملاقاتیں کرتے رہے۔ اپنے بہتر مستقبل کی خواہش

میں منگیتر لاس اینجلز کے دفتر میں چلا گیا' اس خیال سے کہ چھ ماہ میں وہ لڑکی بھی اس کے پاس چلی جائے گی اور وہ شادی کر لیں گے۔

جب لڑکی لاس اینجلز پہنچی تو توقع کر رہی تھی کہ اب اس کی خوشیوں بھری زندگی کا آغاز ہو جائے گا' لیکن جلد ہی اسے پتہ چلا کہ اس کے منگیتر کو ایک فلمی اداکارہ سے محبت ہو گئی ہے۔ اس میں اتنی جرات نہیں تھی کہ اس خاتون کے نیویارک سے روانہ ہونے سے قبل اسے اطلاع دے۔

اب وہ لڑکی اکیلی تھی۔ وہ اس شہر میں کسی کو نہیں جانتی تھی --- اس کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے' اس کا غرور پاش پاش ہو گیا' اس کا مستقبل تاریک تھا۔ اس کا خاندان مذہبی خاندان نہیں تھا' اس لئے شدید ضرورت کے ان لمحات میں اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ تسلی' مشورے اور راہنمائی کے لئے کہاں جائے۔

ایک دن جب وہ شہر کی ان جانی گلیوں سے گزرتے ہوئے اس دھچکے پر غالب آنے کی کوشش کر رہی تھی تو وہ اس عمارت کی قریب آئی جہاں ہم بشارتی عبادات کر رہے تھے۔ وہ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتی کہ وہ کونسی شے تھی جو اسے اندر آنے کی ترغیب دے رہی تھی' لیکن وہ اندر آ گئی۔ وہ ساری عبادت کے دوران افسردہ بیٹھی رہی۔ دوسری شام وہ پھر آئی اور سارا ہفتہ ہر شام وہ عبادتوں میں شریک ہوتی رہی حتیٰ کہ اس پر چھائے ہوئے دکھ اور تلخی کے بادلوں میں خدا اس سے ہم کلام ہوا اور وہ نجات کی ضرورت کے اقرار کے لئے سامنے آئی۔

مسیح یسوع پر ایمان کے باعث اس کے احساس گناہ اور رد کئے جانے کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ جس محبت کو اس نے کھو دیا' وہ اس کو ایک عظیم تر محبت تک پہنچانے کا ذریعہ تھی۔ پہلے اسے احساس تھا کہ اگر وہ نیویارک میں اپنی پرانی ملازمت پر واپس جائے گی تو اس کی رسوائی ہو گی۔ لیکن اب یہ احساس ختم ہو گیا۔ پہلے وہ سوچتی تھی کہ زندگی اس کے لئے بے معنی ہے۔ اب اسے محسوس ہوا کہ یہ پہلے سے کہیں معمور زندگی ہے۔ اپنے آپ کو شراب نوشی کی محفلوں میں تباہ کرنے کے بجائے اب وہ خداوند کے ساتھ ساتھ چلنے لگی اور دوسروں کی خدمت میں مصروف ہو گئی۔

پہلے وہ دفتر میں اپنے تصورات کو لوگوں کو خوش کرنے کے لئے استعمال کرتی تھی مگر اب وہ انہیں بائبل کی کہانیوں کے لئے استعمال کرنے لگی کہ یہ کس طرح نوجوان لوگوں کے لئے موثر ثابت ہو سکتی ہیں۔ اب کلیسیا کے لوگ مسلسل اس کی خدمت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ تھی کہ اس کا احساس تنہائی ختم ہو گیا کیونکہ اب وہ جانتی ہے کہ یسوع مسیح اس کے ساتھ ساتھ ہے' اور وہ اسے تسلی دینے' اس کی راہنمائی کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کے لئے تیار ہے۔

یہ سب کچھ اس کے المسیح کی طرف پھرنے کے نتیجے میں ہوا --- وہ اس دنیا کی سنسان' تاریک راہوں پر پریشانی کی حالت مین چل رہی تھی --- لیکن اب اپنے خداوند اور نجات دہندہ کے پاس واپس آنے سے اس کی خدا سے صلح ہو چکی تھی۔

موت نے غریب اور امیر دونوں کو ایک ہی صف میں لاکھڑا کیا ہے
ہر انسان موت سے ڈرتا ہے مگر سب کو اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

○موت کیا ہے؟ ○موت کا سامنا کیسے کیا جائے؟

○موت کے بعد کیا ہوگا؟

مشہور مصنّف بلی گراہم نے اپنے خوبصورت انداز میں اِن سوالوں پر بحث کی ہے۔

This book is the Urdu translation of two selected articles from Billy Graham's book "Peace with God".

Some of the points discussed in this book are:

- What is death?
- How to face death?
- What happens after death?

896 3096